جلد ۳ مطبوعہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

گذشتہ اور موجودہ زمانے کے مسلمان

نمبر (۳)

جوش مذہبی جس جذبہ نے صحابہ کرام علیہم السلام کو ادنےٰ درجہ سے اعلےٰ مرتبہ پر پہونچایا اور جس جذبہ نے انکو فاتح دنیا کا معزز لقب دلایا اور جس جذبہ نے اون کی ایسی حالت کردی کہ دوسری قومیں اون میں شامل ہونیکی آرزومند تھیں اور آخرکار شامل ہوگئیں وہ "جوش مذہبی" تھا۔ اور جس جذبہ نے مسلمانوں کو اوج ترقی سے قعر مذلت میں گرایا اور جس جذبہ نے مسلمانوں کو بطور ایک معزز رعیت کے رہنے کے بھی ناقابل کردیا اور جس جذبہ نے مسلمانوں کی ایسی حالت کردی کہ دوسری قومیں اون سے نفرت اور عار کرنے لگیں وہ بھی ایک "جوش مذہبی" ہے

زمانہ باسعادت رسول مقبول صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور زمانہ خلفاء راشدین میں جو لڑائیاں ہوئیں وہ بجبر واکراہ اشاعت دین کیواسطے نتھیں بلکہ بطور مدافعت اور امن قائم رکھنے یا مختلف ضرورتوں کی غرض سے تھیں۔ لیکن تاہم جو جوش کہ عربوں کو دوسروں پر غالب کرتا تھا۔ وہ مذہبی خیال کی بنا پر ہوتا تھا یعنے وہ لوگ یقین کرتے تھے کہ ان لڑائیوں میں اگر وہ مارے گئے تو شہید ہونگے اور اس فانی پرانا فکار دنیا سے چھوٹ کر آن کی آن میں ایسے عالم میں پہونچ جائینگے جہان حظ دائمی ان کو حاصل ہوگا۔ جس کے ثبوت میں ہم وہ مکالمہ پیش کرتے ہیں جو سنہ ۱۴ ہجری میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لشکر والوں اور بہ دولت سامان [illegible] حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لشکر میں [illegible] ایک عرب کو پکڑ کر فوج فارس کے سپہ سالار رستم کے روبرو [illegible] تو یہ گفتگو ہوئی۔

رستم۔ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو؟

عرب۔ جس زمین کے عطا کرنیکا خدا تعالےٰ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اس کو تمہارے پاس سے لینے کے واسطے آئے ہیں۔

رستم۔ اگر تم قتل ہو جاؤ تو کیا ہوگا۔

عرب۔ ہم میں سے جو مرینگے جنت کو جائینگے اور جو جئینگے تم پر غالب ہونگے۔

رستم۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا نے ہمکو تمہارے حوالہ کر دیا ہے۔

عرب۔ تمہاری بد اعمالیوں نے تمکو ہمارے حوالہ کیا ہے

رستم۔ اس لشکر (یعنے لشکر ایران) کی عظمت و شان و جاہت کو تم نے دیکھ لیا ہے۔

عرب۔ ہان ہم خوب دیکھ رہے ہیں۔ تم کو اپنے خدم و حشم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے اور اس بات کو خوب جان لو کہ تم مخلوق سے مقابلہ نہیں کر رہے ہو بلکہ قضا و قدر سے لڑنا چاہتے ہو۔ رستم کو اس پر بہت غصہ آیا اور اس عرب کو مار ڈالا۔

رستم اور حضرت زہرہ کی گفتگو [illegible] جبکہ رستم کو یہ خیال ہوا کہ [illegible] لڑائی کے عربوں سے صلح کر لینا بہتر ہے تو زہرہ رضی اللہ عنہ کو جو حضرت سعد ابن ابی وقاص کی طرف سے [illegible] ایک افسر تھے رستم نے بلایا اور یہہ گفتگو ہوئی۔

رستم۔ تم ہمارے پڑوسی ہو ہمارے پاس جب کبھی تم لوگ آتے تھے تو ہم تمہارے ساتھ حسن معاملہ سے پیش آتے تھے اب بھی ہم لوگ تمہارے حقوق کی حفاظت کے واسطے حاضر ہیں۔ بہتر ہوگا کہ ہم صلح کرلیں اور آیندہ کو بھی تمہارے ساتھ احسان کرنے میں ہم کمی نہیں کرینگے

زہرہ ۔ تمہارے ممنون احسان ہونے اور دنیا کے لالچ کے سبب سے ہم نے تمہارے ساتھ جنگ نہیں کیا بلکہ ہمارا مقصد آخرت ہے ۔ پہلے ہی تمکو آگاہ کردیا گیا ہے کہ خدا تعالے نے دین حق کی تعلیم کے واسطے ہمارے پاس ایک نبی برحق بھیجا ہم نے اس کو قبول کیا ۔ خدا تعالے نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی اس کے دین کو قبول کریگا ۔ وہ اس کی حمایت کریگا ۔ اگر تم سے ہوسکتا ہے تو تم ہمکو مغلوب کرلو ۔

رستم ۔ دین حق کیا شئے ہے ؟

زہرہ ۔ خدا تعالے جلشانہ کی وحدانیت ۔ پیغمبر برحق کی نبوت کی شہادت ۔ اور انسانون کو مخلوقات الہی کی پرستش سے نکال کر صرف خدا واحد کی پرستش کی دعوت دینا ۔ تم ہمارے بھائی ہو کیونکہ ہم سب اولاد آدم ہین بھائی کو بھائی کی بہتری مطلوب ہوتی ہے اس لئے ہم بھی وہ درخواست کرتے ہین جو تمہارے واسطے بہتر ہے ۔

رستم ۔ اگر ہم تمہاری خواہش کو قبول کرکے دین اسلام اختیار کرلین تو تم واپس چلے جاؤگے ؟

زہرہ ۔ فوراً لوٹ جائینگے اور پھر لڑائی کی نیت سے تمہاری طرف پاؤن نہین رکھین گے ۔ رستم اس مکالمہ کے بعد رخصت ہوکر اپنے خیمہ مین گیا اور اعیان واکابر لشکر سے یہہ سب گفتگو بیان کی ۔ رستم پر اہل اسلام کا خوف اسقدر غالب تہا کہ وہ ہروقت صلح کرنے پر ہی مائل ہوتا تھا باوجود اس گفتگو کے ایک مرتبہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رض سے گفتگو صلح کرنے کے واسطے پہر ایک آدمی کو طلب کیا حضرت سعد رض نے ربعی رض بن عامری کو بھیجدیا ۔

حضرت ربعی اور رستم کی بات چیت

رستم نے حضرت ربعی رض کے آنیکی خبر سنکر اہل عجم کا جاہ وحشم اور کروفر دکھانے کے لئے خیمہ مین طلائی پلنگ بچھایا اور اس پر زرکار مسند لگائی اور خیمہ کو شاہانہ طمطراق سے آراستہ کرکے سریر زرنگار پر بیٹھکر ربعی رضی اللہ عنہ کو طلب کیا وہ آئے اور ان سے حسب ذیل گفتگو ہوئی ۔

رستم ۔ تم یہان کیون آئے ہو ؟

ربعی رض ۔ خدا کے بندون کو تنگی سے وسعت مین نکال لانے کے واسطے خلق کو راہ باطل سے ہٹاکر دائرہ اسلام مین داخل کرنے کے لئے جو لوگ ہماری دعوت قبول کرینگے ہم ان کی زمین انہین کو سپرد کردینگے اور جو انکار کرینگے ان سے ان کو مغلوب کرنے تک لڑین گے ۔

رستم ۔ غور کرنے کیواسطے مہلت دینا ممکن ہے یا نہین

ربعی رض ۔ دو ایک دن کی تاخیر ہوسکتی ۔

رستم ۔ دو ایک دن سے کام نہین نکلیگا ۔ زیادہ فرصت ملنی چاہیے تاکہ اپنی قوم کے رؤسا اور اصحاب راے سے خط وکتابت کیجائے ۔

ربعی رض ۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت شریفہ کے موافق تین دن سے زیادہ دشمن کو مہلت نہین دینگے تم اور تمہاری قوم سوچ لے ۔ یا اسلام یا ٹکس ۔ اگر اسلام قبول کروگے تمہاری زمینون کو چھوڑکر چلے جائینگے ۔ ٹکس قبول کرنے کی صورت مین تمہارے ساتھ ہمکو خصومت باقی نہین رہے گی ۔ اور جسوقت تمکو ہم سے اعانت کی ضرورت پڑیگی ۔ ہم فوراً تمہاری مدد کرینگے ۔ ان دونون کے قبول نکرنیکی حالت مین چارۂ کار لڑائی ہے ۔ ان باتون کے ہمارے رفقاء کی طرف سے بھی منظور کئے جانیکا مین ذمہ دار ہوہون ۔

رستم ۔ توکیا انکا سردار ہے ؟

ربعی رض ۔ نہین مین سردار نہین ہون لیکن بوجہ ایک وجود ہونیکے اہل اسلام مین ایک کی بات دوسرے بھی قبول کرتے ہین

حضرت خدیفہ رض اور رستم

گفتگو ختم ہونے کے بعد حضرت ربعی رض چلے گئے رستم نے پہر سرداران لشکر سے مشورہ کرکے حضرت سعد رض بن ابی وقاص سے ربعی رض کو بلایا اس مرتبہ حضرت سعد رض نے خدیفہ رض بن محصنی رض کو بھیجدیا جن سے یہہ گفتگو ہوئی ۔

رستم ۔ ربعی رض کو کیون نہین بھیجا

خدیفہ رض ۔ ہمارا امیر ہر امر مین عدالت کا لحاظ رکھتا ہے آج میری باری تہی ۔

رستم ۔ مہلت کی کسقدر مدت ہوگی ۔

خدیفہ رض ۔ کل سے لیکر تین دن تک ۔

رستم اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ

اگلے دن رستم نے حضرت سعد رض سے پہر ایک شخص کے بھیجنے کی استدعا کی ۔ اور اس روز پہلے سے بھی زیادہ آرائش وزینت

کی اور کئی سو گز تک خیمہ سے باہر ایرانی قالینون کا فرش بچھوایا۔
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حضرت سعدؓ کے بھیجے ہوئے
اپنے معمولی لباس سے وہان پہونچے اور رستم کے پاس بیٹھگئے
مگر ایرانیوں نے وہان سے ان کو اٹھا دیا۔ حضرت مغیرہ کو یہ بات
بہت ناگوار معلوم ہوئی اور فرمایا کہ "تم کیسی نالائق قوم ہو۔ عربون مین باہم
ایک کو دوسرے کا غلام نہین جانتے تمکو چاہیے تھا کہ مجھکو پہلے
سے بتا دیتے کہ تم مین ایک دوسرے کا رب بھی ہے۔ یہان پر میرا
آنا اپنی غرض سے نہ تھا بلکہ تمہارے طلب کرنے پر آیا ہون
اب مجھکو اصل حال سے واقفیت ہوئی کہ تم مغلوب قوم ہو کس
واسطے کہ ان عادات وخصائل سے ملک قائم نہین رہسکتا۔"

رستم نے مغیرہؓ سے باتین شروع کرنے مین اہل ایران کو بہت
بڑھانا اور عربون کی تحقیر کرنا چاہا اور کہا کہ "تمہاری وجہ معاش بہت خراب
حالت مین ہے اپنی حاجات کی رفع کے واسطے ہمارے ملک مین
آیا کرتے تھے۔ اب جو حالت تم نے اختیار کی ہے غالباً تمہاری
محتاجی کے سبب سے پیدا ہوئی ہے۔ تمہارے سردار کے واسطے
خچر اور ایک ہزار درہم اور تم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک
ایک گون کھجورین ہم دیدین اور تم اپنے مقام کو لوٹ جاؤ کیونکہ ہم تمہاری
تباہی نہین چاہتے۔"

حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ تم نے ہماری تنگی معاش کا جو کچھ
حال بیان کیا ہے اول واقع مین ایسا ہی تھا لیکن دنیا ایک حالت
پر نہین رہتی باری باری گھومتی ہے۔ قحط ارزانی سے سختی نرمی سے
بدل جاتی ہے خدا تعالیٰ نے جو کچھ نعمتین تمکو عنایت فرمائین مناسب
تھا کہ تم اسکا بہت کچھ شکر ادا کرتے خدا تعالیٰ نے ہمارے
پاس پیغمبر بھیجا۔ اس کی پیروی کی وجہ سے حق تعالیٰ نے
ہماری تنگی معاش کو فراخی حال سے تبدیل کر دیا۔ اب ہمارے
ملک کے آدمیون نے تمہارے کھانون کو چکھہ لیا ہے اور اب
وہ صبر نہین کرنا چاہتے یا اسلام اور یا جزیہ یا لڑائی اس کے سوار
اور کوئی بات منظور نہین۔"

رستم۔ اگر تم مارے گئے تو کیا ہوگا۔
مغیرہؓ۔ جو مارے جائینگے وہ سیدھے جنت کو
اور جو زندہ بچین گے غازی ہوکر اپنے ملک کو جائینگے۔

موجودہ زمانہ کے مسلمان

اب اگر ان تمام واقعات پر نظر
ڈالی جائے جنکا تعلق مسلمانون سے ہے اور جو اس وقت ہماری
آنکھون کے سامنے ہر ایک ملک مین یعنے ہندوستان، افغانستان
سوڈان۔ مصر۔ مراکو۔ ایران۔ ٹرکی وغیرہ مین گذر رہے ہین تو معلوم
ہوتا ہے کہ اب بھی مسلمانون مین ایک قسم کا "جوش مذہبی" تو ہے
مگر فرق یہہ ہے کہ صحابہ کا "جوش مذہبی" حقیقی تھا۔ اور موجودہ مسلمانون
کا مصنوعی ہے۔ اونکا جوش بربنائے صداقت تھا۔ اور انکا بربنائے
حماقت۔ اونکا جوش خدا کے لیئے تھا۔ انکا نفس وخواہشات
کے لیئے۔ اونکا جوش محل وموقعہ پر ہوتا تھا۔ انکا بےمحل اور
بےموقعہ۔ اونکا جوش شریفانہ تھا۔ اور انکا رذیلانہ۔ اونکا جوش
عاقلانہ تھا۔ اور انکا جاہلانہ۔ انکا وہ فعل جو جوش مذہبی سے سرزد ہوتا
تھا نیک اور مفید نتائج پیدا کرتا اور ترقی کے اوج پر لیجاتا تھا۔
انکا جوش جو مذہبی آڑ مین سرزد ہوتا ہے بجائے مفید ومثمر ہونے کے
ہر روز ان کو قعر نکبت اور مذلت کی دلدل مین گراتا ہے۔ اور مسلمانون
کے حق مین یہہ جوش جہالت مزید تباہی اور پریشانی کا باعث ہو
جاتا ہے۔

اس آخری زمانے مین جو شخص مسلمانون کی حالت دیکھتا ہے وہ
اسے معلوم کرلیتا ہے کہ سرحد اور کابل کے اطراف کا ایک غازی
بےنمازی نام کا مسلمان جبکہ گھاس یا دنبہ لیکر انگریزی لشکر مین
آتا ہے تو ایک چھری سے وہ کسی اہل لشکر کو قتل کر ڈالتا ہے اور
اس طرح پر وہ ان عربون سے زیادہ "جوش مذہبی" دکھاتا ہے جو زمانہ
خیر القرون مین تھے۔ اور اس احمقانہ جوش مذہبی کو بےمحل استعمال
کرنے سے پہلے وہ جنت کی طمع خام کو دل مین ٹھرا لیتا ہے۔ حالانکہ
یہہ کام اہل دوزخ کا ہے کہ ناحق کسی نفس کو قتل کر ڈالے ؎

کام دوزخ کا کرے جنت کا ہے امیدوار
قعر جنت تو بناہے پارسا کیواسطے

یہہ ہے آجکل کا "جوش مذہبی"
سوڈانی جاہل درویش برچھیان ہاتھہ مین لئے ہوئے ہزارون
گز پر مارنے والی رائفل اور چھہرے اُڑا دینے والی توپون کی پرواہ نہین
کرتے وہ کبوترون کیطرح مرجاتے ہین مگر باقی ماندہ بڑھتے چلے آتے
ہین اسکا نام بھی "جوش مذہبی" ہی رکھا جاتا ہے جسکے بدولت وہ
چیونٹیون کی طرح بھونے جاتے ہین۔

ہندوستان کے مسلمانون مین اگرچہ روز بروز زیادہ شجاعت

کم ہونے ہوتے بزدلی نے پورے طور پر اونکے جسمون اور دلون پر تسلط کرلیا ہے لیکن تاہم ایک لاالجرم کا سپاہی تعزیہ کی خیالی بیعزتی قبول کرنے پر آمادہ نہین ہوتا اور اپنی زندگی کو اس کے مقابلہ مین بے حقیقت جانتا ہے - اور اس کا نام "جوش مذہبی" رکھتا ہے - ایک مولوی وعظ کہنے کھڑا ہوتا ہے بجائے خشیت اللہ کو جی مین جگہ دینے کے بغض وکینہ کو دل مین بہر کر دیرینہ عداوت کا بخار نکالتا ہے - غصہ مین آکر لام وکاف بکنے لگتا ہے - اور اسکے ساتھی خود غرض جاہل دشمن دین اسکو "پرجوش واعظ" کا ٹائیٹل دیکر مخالفین سے لڑنے مرنے پر اتر آتے ہین - سر تڑتے ہین گرفتار ہوتے ہین نالشات کرتے ہین اسطرح اپنا "جوش مذہبی" ظاہر کر کے آخر سزا پاتے یا معافیان مانگتے پہرتے ہین - نالشات کی پیروی مین اس "جوش مذہبی" کو دروغ - ہے اور صدہا قسم کے جہوٹ بولکر جہوٹی گواہیان دلوا کر فروغ دیتے ہین - تعجب ہے کہ اس حواس باختگی اور از خود رفتگی کا نام بھی "مذہبی جوش" ہی رکھا جاتا ہے - غرضیکہ زمانہ حال کے مدعیان اسلام اور ان کے کمانڈنگ افسر علماء سوء اور گورنر سجادہ نشینان گمنام ونشان جنت کی جہوٹی آرزو مین اپنی جان ومال کو بڑی دلاوری سے نثار کردیتے ہین - جس کا انجام انکے اور انکے پسماندگان کے حق مین کوئی مفید اور کارآمد نہین ہوتا - جہان کہین ان کی حکومتین ہین - اونکا دائرہ وسعت تنگ ہوتا جاتا ہے اور جہان کہین کہ وہ محکوم ہین وہان پر اونکا رعب وداب اور عزت کم ہوتی جاتی ہے - جسکا سبب یہہ ہے کہ "جوش مذہبی" جو ایک عمدہ صفت تھی بے محل صرف کر کے اسکو ایک مذموم اوصاف مین داخل کر دیا ہے - رب ارحم علے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم - آمین -

مراسلات

مندرجہ ذیل قابلقدر مضمون اخویم منشی محمد عمرالدین صاحب شملوی کا ۱۲ اپریل سنہ ۱۲ کو آیا ہوا ہی بوجہ عدیم الفرصتی عاجز سے آجتک شایع نہیں ہو سکا جسکی مین معافی مانگتا ہون اور آج شایع کرتا ہون (ایڈیٹر)

مفتری علی اللہ ہرگز لمبی عمر نہین پا سکتا

۱۸ مارچ سنہ ۱۲ کو جب یہہ عاجز امرتسر سے واپس آرہا تھا تو ریل مین مولوی حکیم ابو تراب صاحب محمد عبدالحق امرتسری سے پہلے تو آخری فیصلہ والے اشتہار پر جو کچھ ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے گفتگو ہوتی رہی اور آخر ایک تحریر مابین مولوی صاحب مذکور اور راقم الحروف لکھی گئی جو الحق مین شایع ہو چکی ہے اس کے بعد مباحثہ اس امر پر ہوا کہ کیا مرزا صاحب مرسل من اللہ تھے یا مفتری علی اللہ تھے اور یہہ اس لیئے کہ مولوی صاحب بار بار یہہ کہہ رہے تھے کہ مین ثابت کر سکتا ہون کہ مرزا صاحب مفتری علے اللہ تھے - مین اس تمام گفتگو کو اسی طرز پر نقل کرتا ہون جسطرح کہ وہ ہوئی

گفتگو شروع ہونے سے پہلے ایک جنٹلمین جو نہایت سلیم الطبع اور شریف معلوم ہوتے تھے اپنی جگہ سے اٹھکر ہماری طرف آئے اور کہا کہ اتنی دیر سے آپ کی گفتگو ہو رہی ہے مین چاہتا ہون کہ باقاعدہ گفتگو ہو اور ہم بھی سنین کہ حقیقت کیا ہے مین نے کہا بہت خوب ہم آپ کو منصف مقرر کرتے ہین - آپ ہم دونون کو یکسان وقت دین اور جو شخص فضول یا بلا تعلق بات کہے اسے فوراً بند کر دین اور میرا دعوےٰ جسے مین ثابت کرونگا - یہہ ہے کہ

احمدی - مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرسل من اللہ تھے ہرگز ہرگز مفتری علی اللہ نہ تھے -

ثبوت دعوےٰ یہہ ہے - اگر مرزا صاحب مفتری علے اللہ ہوتے تو وہ ہرگز ہرگز اسقدر لمبی عمر نہ پاتے - جو ایک طرح سے تو ۲۵ برس کے قریب ہے اور ایک طرح پر چالیس برس کے قریب - کیونکہ اگر مفتری علے اللہ اسقدر مہلت پا جاوے تو پھر قرآن شریف کی دلیل ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین بالکل باطل ہو جاویگی -

مین نے مختصراً جو کچھ بیان کیا ہے اس کی تفصیل یہہ ہے کہ خداوند کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تمام دنیا کے مذاہب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم مفتری ہوتے تو ہم ان کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ان کی رگ جان کاٹ ڈالتے اور کوئی بھی اسے بچا نہ سکتا - جیسا کہ آیت قرآنی کا منشا ہے - اب یہہ دلیل جو بجلسنے خود ایک مستقل دلیل اور تمام اعتراضات کا ایک ہی جواب ہے - تب ہی دلیل ہو سکتی ہے جب یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہو کہ مفتری علے اللہ کی عمر لمبی نہ ہوتی ہو اور خدا تعالےٰ ایسے مفتریون کو بہت جلد ہلاک کر دیتا ہو اور اگر ایسا نہین ہوتا بلکہ مفتری علی اللہ کو خدا مہلت دیتا ہے اور وہ افترا کرنے کے بعد باوجود اس پر قایم رہنے کے بھی اسقدر لمبی عمر پا جاتے ہین جو زمانہ نبوت محمدیہ کے برابر یا زیادہ ہو تو پھر یہہ صاف کہنا ہوگا کہ جب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مفتری علے اللہ زمانہ نبوت محمدیہ سے بھی زیادہ عمر پا جاتا ہے تو پھر کیونکر تسلیم کر لیا جاوے کہ آنحضرت صادق نبی تھے کیونکہ انکی شاہ رگ نہ کاٹی گئی - مختصر یہہ کہ چونکہ آنحضرت بعد دعوےٰ نبوت کرنے کے ۲۳ برس تک زندہ رہے اور خدا تعالےٰ نے انہین قتل سے بچا لیا - اور خدا تعالےٰ نے آپ کے اس طرح قتل سے بچ رہنے کو آپ کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا ہے - اس لیئے یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص مفتری علے اللہ ہو کر ۲۳ برس تک قتل کی سزا سے بچ رہے -

نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب علیہ السلام ہرگز مفتری علی اللہ نہ تھے کیونکہ وہ ایک طرح تو ۲۵ برس تک اور ایک طرح ۴۰ برس کے قریب زندہ رہے - لہذا وہ اپنے دعوے مین سچے تھے اور یہی ہم نے ثابت کرنا تھا -

میری تقریر کے ختم ہونے پر مولوی ابو تراب صاحب محمد عبدالحق کو منصف نے کہا کہ اب آپ جواب دین اور کہا کہ پانچ پانچ منٹ فریقین کی گفتگو ہوگی - بعدازین مولوی صاحب نے جواب دینا شروع کیا جسے مین اہلحدیث کی طرف سے درج ذیل کرتا ہون -

اہلحدیث جو کچھ ہمارے دوست نے بیان کیا ہے وہ صریحاً ایک غلطی ہے - کیونکہ کسی قاعدہ کی رو سے بھی وہ دلیل جو قرآن پاک نے آنحضرت کی صداقت مین خدا تعالےٰ نے بیان فرمائی ہے مرزا صاحب کے سچے نبی ثابت کرنے کے لئے بیان نہین کیجا سکتی - کیونکہ وہ دلیل خاص جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے اور پھر اس مین ۲۳ برس کی قید کہان لگائی گئی - غرض یہہ دلیل صرف

آنحضرت کیلیئے تھے مرزا صاحب کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور یہ ۲۳ برس کی مدت کی
... کوئی حد ہے ور بہت سے جھوٹے نبی ایسے گذرے ہیں جنہوں نے بڑی بڑی لمبی عمریں پائیں نبیوں کا کیا
اگر صداقت ... ہوئے اور سچ رہے پھر اگر مرزا صاحب افترا کرکے بچ رہے تو کونسی بڑی بات ہے
اور کس طرح انکی صداقت کی یہہ دلیل ہو سکتی ہے۔

ختم نبوت کے بعد تو دعوے نبوت ہی غلط ہے چہ جائیکہ کسی مدعی نبوت کی صداقت ثابت
... اس دلیل قرآنی لو تقول علینا الایۃ سے خاتم النبیین کے بعد کسی مدعی نبوت کی صداقت ثابت
کرنا بالکل غلط ہے لہذا مرزا صاحب کا دعوی نبوت اس دلیل سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ آیت
ولاکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی دونوں مرزا صاحب کی تکذیب کرتی ہیں۔

اگر ہم اس دلیل قرآنی کو عام بھی مان لیں تو بھی مرزا صاحب کی قطع الوتین ہوگئی اور وہ جھوٹے
ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کے وہ دشمن جنکے مرنیکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے کی تھی
ان کی زندگی میں نہ مرے اور مولوی ثناء اللہ جسکے لئے مرزا صاحب نے بددعا کی تھی نہ مرا بلکہ وہ خود ہی مرگئے اور
یہی انکی قطع الوتین ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالے فرماتا ہے کہ میں شریروں سرکشوں کو ڈھیل دیتا
ہوں دائمی انکا ایمان کیدی متین۔ پارہ ۹ رکوع ۱۳) پھر یہہ کسطرح درست تسلیم کرلیا جاوے کہ خدا مفتری علی اللہ
کو جلد تباہ کر دیتا ہے۔ لہذا مرزا صاحب کی صداقت ہرگز ثابت نہیں ہوتی بلکہ انکا مرنا ثابت ہے جیسے کہ
انکی پیشینگوئیوں کا پورا نہ ہونا ثناء اللہ کا بچ رہنا یہ سب امور انکے کاذب ہونے پر شاہد ہیں۔

احمدی۔ مولوی صاحب نے جب کہ دلیل قرآنی کو عام مانکر مرزا صاحب کی قطع الوتین بھی ثابت
... تو پھر یہہ فرمانا کہ یہ دلیل محمد رسول اللہ کیلئے ہی ایک تناقض ہے۔ یا تو وہ دلیل قرآنی کو تسلیم کرلیں کہ وہ
عام ہے اور پھر یہہ کہیں کہ مرزا صاحب کی شاہ رگ کٹ چکی لہذا وہ کاذب ہوئے اور میں اسوقت مولوی
صاحب کو جواب دونگا کہ مرزا صاحب قطع الوتین سے یقیناً بچ رہے لہذا وہ صادق ہیں اور یا
مولوی صاحب صاف کہدیں کہ یہ دلیل خاص ہے عام نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب کے
دعوے کی صداقت یا عدم صداقت کو اس سے کوئی تعلق نہیں تا کہ میں پھر اور دلائل
سے کام لوں مگر چونکہ مولوی صاحب یہ ثابت کر ہی نہیں سکتے کہ یہ دلیل خاص ہے عام
نہیں لہذا میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اس قاعدے کے بموجب مرزا صاحب صادق ہیں ملنا یہہ
کہنا کہ بہت سے جھوٹے نبی لمبی عمریں پا گئے سو یہ ایک بے دلیل دعوے ہے جسکا ثبوت
مولوی صاحب پیش کر ہی نہیں سکتے اگر وہ کر سکتے ہیں تو کسی مفتری علی اللہ کو بطور ثبوت دعوے
خود پیش کریں ہاں مولوی صاحب نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے خدا ہونیکا دعوی
کیا وہ بچ رہے تو مرزا صاحب کا قتل سے بچ رہنا کوئی بڑی بات نہیں ہے مگر مولوی صاحب نے
یہہ نہ سوچا کہ بحث تو ہے مفتری علی اللہ کے قطع الوتین کی اور وہ خدائی کے مدعی کی قطع الوتین
کا ذکر درمیان میں آتا ہی نہیں مجھے اسکا جواب دینے کی ہی ضرورت نہیں کیونکہ اس امر کو سوال زیر بحث
سے کچھ تعلق نہیں ہے مفتری علی اللہ سے مراد صرف وہ لوگ ہیں جو خدا کا نام لیکر دنیا کو وحی والہام کا
... کرتے گمراہ کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ خدا نے انہیں ایسا کرنیکا حکم دیا ہے۔ اور یہی منشاء آیت
قرآنی۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل کا ہے۔ مولوی صاحب کا یہہ فرمانا کہ چونکہ ثناء اللہ ... اور

کٹ جاتی اور وہ تو طبعی موت سے مرے ہیں۔ قطع الوتین یہہ نہیں
ہے کہ انکا کوئی دشمن نہیں مرا یا کوئی پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ
یہہ اعتراضات تو ہر صادق نبی پر بھی کئے جاسکتے ہیں۔ اور انہیں تمام
الزامون کا جواب تو یہہ ہے اگر واقعی وہ کاذب ہوتے تو اللہ تعالی
ان کو نہ چھوڑتا ان کی قطع الوتین ضرور ہی ہوجاتی۔

آیت املی لھم ان کیدی متین یعنے ہم ان کو ڈھیل دیتے
ہیں فی الحقیقت میری تدبیر بڑی پختہ ہے۔ انبیاء کے زمانے
والوں کے حق میں واقع ہوئی ہے پس اس کو مفتری علے اللہ کے لئے
لمبی مہلت کا سارٹیفکٹ قرار دینا بالکل غلطی ہے۔

اب میں مولوی صاحب کی ختم نبوت کو لیتا ہوں جو میرے
خیال میں بالکل نئی دلیل ہے۔ مگر ہے بالکل کچی دلیل کیونکہ نبوت
کے ختم ہونے سے یہہ لازم نہیں آتا کہ آیندہ مفتری علی اللہ بھی
نہ ہونگے پس اگر مفتری علے اللہ ہو سکتے ہیں تو قطع الوتین بھی ان کا
ضرور ہوگا۔ علاوہ ازین ختم نبوت کے یہہ معنے ہی غلط ہیں جو مولوی
صاحب سمجھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہ ہوگا ہمارا
ایمان ہے کہ آنحضرتؐ وہ نبی گزرے ہیں کہ جس نے ان کی کامل اطاعت
کی وہ انبیا صدیقین شہدا اور صلحا کے گروہ میں شامل ہوگیا جیسے کہ خود
خدا وند کریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ من یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین
والشھداء والصالحین۔ اور حدیث لانبی بعدی کے سمجھنے میں
مولوی صاحب نے غلطی کھائی ہے۔ اس کے معنے صرف یہہ
ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ ہوگا۔ ورنہ
عیسے ابن مریم نبی اللہ کے آنے کی تو خود آنحضرتؐ پیشین گوئی کرتے
ہیں۔ اور یہی معنے حضرت عائشہ صدیقہ نے بھی بیان فرمائے
ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ

"تم یہہ نہ کہا کرو کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں بلکہ یہہ کہا کرو کہ
آنحضرتؐ خاتم الانبیا ہیں اور یہہ بات رہنمائی کرتی ہے۔ نبی اللہ کے
نزول پر کیونکہ آنحضرتؐ کا لانبی بعدی کہنے سے صرف یہہ منشا تھا
کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا
ہو" اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم
کی وفات پر فرمایا کہ لو عاش لکان نبیا۔ یعنی اگر وہ زندہ رہتا تو
نبی ہوتا۔ پس اگر آنحضرتؐ ایسے خاتم الانبیاء تھے کہ آپ کے بعد کسی

طرح بھی نبی نہ ہوتا تھا تو اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے حق مین ہی کیون فرمایا کہ وہ نبی ہوتا اگر وہ زندہ رہتا

اہلحدیث۔ میرے کلام مین کوئی تناقض نہین تھا مین نے تنزلاً دلیل قطع الوتین کو عام مانکر مرزا صاحب کو مفتری علے اللہ ثابت کیا تھا۔ ورنہ دلیل **لوتقول علینا بعض الاقاویل** خاص آنحضرتؐ کے لئے ہے۔ اور گو کہ اس دلیل مین ۲۳ برس کی مدت کی حد مقرر نہین ہے پر اگر ہم مان بھی لین تو مرزا صاحب کی عمر دعوے سے بعد ۲۳ برس نہین ہوئی۔ پس وہ یون بھی کاذب ثابت ہوئے۔

خاتم النبیین پر جو اس قدر تقریر کی گئی ہے وہ سب کی سب بے بنیاد ہے خود مرزا صاحب براہین مین آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے آنے کے قائل نہین ہین۔ اور جو قرآن شریف کی آیت پیش کی ہے اس مین صرف یہہ ذکر ہے کہ محمد رسول اللہؐ کے تابعدار نبیون کے ساتھہ ہونگے۔ یہہ نہین کہ خود ہی نبی ہوجاوینگے۔ چنانچہ یہہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ آنحضرتؐ کا ایک صحابی بہت غمگین تھا اور آنحضرتؐ سے کہا کہ یارسول اللہ آپ تو جنت مین سب سے بڑے اعلے مقام پر ہونگے ہم وہان آپ سے علیحدہ ہوجاوینگے اس پر آنحضرتؐ نے یہہ آیت پڑہی من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنے جو لوگ میری اطاعت کرتے ہین وہ میرے ساتھہ ہونگے اور لفظ مع کے معنے صرف ساتھہ کے ہین جیسے اور متعدد مقامات پر یہہ لفظ انہین معنون مین ہے جیسے کہ فرمایا۔ والذین معہ اشداء علے الکفار ۲۶ یعنے جو لوگ محمدؐ کے ساتھہ ہین وہ کفار پر بھاری ہین انہین معنون مین یہہ لفظ مع النبیین مین ہے۔ ورنہ دوسرے معنے تو خاتم النبیین کے ہی مخالف ہین اور لو عاش لکان نبیا کے معنے تو یہہ ہین۔ کہ چونکہ مین خاتم الانبیا ہون اور میرے بعد کوئی نبی نہین لہذا اللہ تعالے نے میرے بیٹے کو وفات دیدی تاکہ میرے بعد وہ نبی نہ ہو کیونکہ الولد سر لابیہ کے مطابق آنحضرت کا بیٹا بھی نبی ہونا چاہتے تھا۔ سو اسے اللہ نے وفات ہی دیدی اور یہہ اسی طرز کا کلام ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا اگر زمین آسمان مین سوائے خدا کے اور بھی خدا ہوتے تو زمین آسمان تباہ ہو جاتے لیکن چونکہ وہ تباہ نہین ہوئے خدا کے سوا سے کوئی اور خدا نہین ہے۔ ایسے جملون مین محل تزئین

جزا کی نفی کرنا ہوتا ہے اور جزا کے نہ ہونے سے شرط خود ٹوٹ جاتی ہے۔

اگر لانبی بعدی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرتؐ کے بعد کامل نبی نہ ہوگا تو کیا مرزا کو تم ناقص نبی کہتے ہو۔ لانبی بعدی کے معنے یہہ ہین کہ آنحضرتؐ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہ ہوگا کیونکہ یہ لا نفی جنس کا ہے جیسے لا الٰہ کے معنے ہین کوئی معبود قطعاً نہین ہے الا اللہ مگر اللہ تعالی

مین نے کہا تھا کہ بہت سے مفتری علی اللہ ہین جنہوں نے لمبی لمبی مہلتین پائین سو اس کی ایک مثال تو شہنشاہ اکبر ہی ہے جو اپنے تئین رسول کہلاتا تھا اور اسی سبب ہندو اس کی طرف مانوس بھی ہو گئے تھے باین ہمہ وہ مدتون سلطنت کرتا رہا پس یہ دعوے باطل ہوا کہ مفتری علے اللہ کو لمبی مہلت جو ۲۳ برس تک ہو نہین مل سکتی ہے۔

احمدی۔ مجھے بار بار یہہ ضرورت نہین کہ مین ثابت کرون کہ کس طرح ۲۳ برس کی میعاد مین نے نکالی ہے مین پہلے اچھی طرح بیان کر چکا ہون اور یہہ بات بھی موٹی سی ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جب یہ کہا گیا کہ اگر آنحضرت اپنے دعوے نبوت مین جھوٹے ہوتے تو رگ قتل ہو جاتے۔ اب چونکہ وہ قتل نہین ہوئے بلکہ دعوے کرنے کے بعد کامل ۲۳ برس تک آپ زندہ رہکر واصل الٰہی ہو گئے تو ظاہر ہے کہ اگر وہ جھوٹے ہوتے تو اسقدر عرصہ وہ زندہ نہ رہتے بلکہ قتل ہو جاتے۔ پس کوئی دوسرا شخص افترا کر کے ۲۳ برس تک کیونکر زندہ رہ سکتا ہے جبکہ محمدؐ جیسے راست باز بھی اسقدر مہلت نہ پاتے اگر وہ خدانخواستہ مفتری علے اللہ ہوتے۔ یہہ ہے ۲۳ برس کی مدت رکھنے کی وجہ۔ اور اگر کاذب بھی افترا کر کے اتنا عرصہ زندہ رہ سکتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہین کہ ہم آنحضرتؐ کے ۲۳ برس تک قتل سے بچ رہنے کو ان کی صداقت کی دلیل ٹھرائین ہان مولوی صاحب نے اکبر کے دعوے رسالت کا ذکر کیا ہے۔ سو یہ بات بالکل غلط ہے کہ اکبر مدعی رسالت ہوا سچی بات یہ ہے کہ یہ ایک غلط افواہ تھی جو اڑ گئی تھی خود اس کی تردید فیضی نے کر دی ہے۔ شاہ ایران نے اکبر سے دریافت کیا کہ کیا تمنے کوئی نیا دین ایجاد کیا ہے تو جواب مین فیضی اکبر کی طرف سے لکھتا ہے

قیل ان الالہ ذوالولد	قیل ان الرسول قد کاھنا
ما نجی اللہ والرسول معاً	فان لم نجیت فکیف انا

پس جبکہ اکبر خود کہتا ہے کہ مجھ پر یہہ بہتان ہے جیسے لوگون نے

خدا کے بیٹے بنائے اور رسول کو کاہن کہا اسی طرح یہہ بھی یہہ محض بہتان ہے۔ تو اب مولوی صاحب کو کوئی اور مفتری علی اللہ پیش کرنا چاہیے۔ جو ۲۳ برس تک زندہ رہا ہو اور یقیناً وہ ایا بھی ہی مثال پیدا نہین کر سکتے اگر کسی طرز سے رسول تو چاہیے وہ کوئی بتا دین۔

احمدی مولوی صاحب نے ختم نبوت پر جو کچھہ فرمایا ہے اس کے متعلق مختصراً یہہ عرض ہے کہ اگر مع النبیین کے معنے صرف یہہ ہین کہ نبیون کے ساتھہ ہوجاتے ہین تو پھر ساری آیت کے معنے یہہ ہوئے کہ مسلمان منعم علیہ گروہ کے ساتھہ ہین اور نبیون کے ساتھہ ہین ہیدی نہین صادقون کے ساتھہ ہین خود صادق نہین شہیدون کے ساتھہ ہین خود شہید نہین ہین۔ صالح بندون کے ساتھہ ہین خود صالح نہین ہین۔ کیونکہ جب مع النبیین کے معنے یہہ ہین کہ نبیون کے ساتھہ ہین مگر خود نبی نہین تو مع الصالحین کے معنے یہ ہوئے کہ وہ صالح بندون کے ساتھہ ہین خود صالح نہین ہین مگر یہہ معنے یقیناً باطل ہین کیونکہ امت محمدیہ سب امتون سے بہتر ہے اور محمد رسول اللہ سب رسولون سے افضل ہین لہذا آپ کی امت ہر چہار مراتب جن کا قرآنی آیت مین ذکر ہے۔ پانے کے سب سے زیادہ حقدار ہین اور

نوٹ

سلہ مین چونکہ ہمارا تہا بیان ہو نیکر میری آواز بیٹھہ گئی اور مجھے یہہ کہنا پڑا کہ ذرا ٹھیر جائین تاکہ مین آیندہ سٹیشن سے ذرا پانی وغیرہ پی لون تو بولنے کے قابل ہوجاؤن اسپر مولوی صاحب نے بہت خوشی کی اور کہا کہ یہہ ہماری فتح ہے اور اسلامی معجزہ ہے کہ تمہاری آواز ہی بند ہوگئی ہے تب مین نے کہا کہ ابھی معلوم ہوجائیگا کہ کس کی فتح ہے آپ ابتک تو جواب دے نہین سکے اور اسپر یہہ لن ترانی خیر آپ جو چاہین کہہ لین۔ مین تو بیماری کی وجہ سے لاچار ہون۔ مولوی صاحب نے کہا لو ہم دوائی دیتے ہین ابھی گلا درست ہوجاویگا۔ اور جیب مین ہاتھہ ڈالا لیکن فوراً فرمانے لگے کہ ہم تمہین اسوقت دوائی نہین دینگے کیونکہ پھر تم ہماری ہی تردید کرنے لگ جاؤگے تب مین نے کہا کہ مجھے آپ کی دوائی کی ضرورت نہین ہے لیکن آپکا یہہ بخل ہے جو اچھا نہین ہے استنے مین سٹیشن قریب آگیا اور مین پانی کے لیے نیچے اترا لیکن وہان گاڑی نے فوراً سیٹی دیدی اور پانی دور تھا اسلئے مین جھٹ واپس آگیا خدا کی شان ہے کہ جب مین گاڑی کے قریب آیا تو اب وہ منصف صاحب مولوی صاحب کو کہہ رہے تھے کہ مولوی صاحب آپ سب کچھہ چھوڑ دین۔

تمام مسلمان یہہ مانتے ہین کہ صدیق شہید اور صلحا اس امت مین بکثرت ہوئے اور ہونگے پس جب یہہ تین مرتبے بطور انعام ملتے ہین تو چوتھے مرتبہ کے دروازے کسطرح بند سمجھہ سکتے ہین حالانکہ وہ مرتبہ بھی اسی آیت مین نمبر اول پر مذکور ہے اس کے بعد تین مرتبوں کے ملنے کا وعدہ ہے اگر مولوی صاحب کو یہہ خیال ہے کہ خاتم النبیین نے اس مرتبہ کو بند کردیا ہے تو پھر نتیجہ یہہ نکلا کہ اس کے یہہ معنے ہوئے کہ قرآن مین اختلاف ہوگیا یا ایک آیت دوسرے کی ناسخ ہے اور یہہ دونون پہلو غلط ہین نہ قرآن مین اختلاف ہے نہ اسکی کوئی آیت منسوخ ہوئی ہے۔

قرآن پاک تو بڑے شد و مد سے مسلمانون کو منعم علیہ گروہ قرار دیتا ہے۔ اور مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ مسلمان منعم علیہ گروہ کے ساتھہ ہونگے منعم علیہ خود نہ ہونگے۔ سو یہہ غلطی ہے جسکا سبب مولوی صاحب کا ختم نبوت کے مضمون کو غلط سمجھنا ہے۔ ختم نبوت سے مراد تشریعی نبوت کا ختم ہے جیسے حضرت عائشہ نے فرمایا ہے ورنہ محمد رسول اللہ کی اطاعت مین تو وہ برکت ہے کہ وہ انسان کو انبیاء کے زمرہ مین داخل کردیتی ہے اور یہی آپ کا کمال ہے اور یہی ختم نبوت کی حقیقت ہے۔

حدیث لانبی بعدی کو جو حجت کے طور پر پیش کیا ہے سو یہہ بھی کمزور حجت ہے۔ اول تو اگر اس کے یہ معنے ہین کہ میرے بعد مطلقاً کوئی نبی نہ ہوگا تو یہہ مذکورہ بالا قرآنی آیت کے مخالف ہے دوم یہہ سوال ہے کہ آنحضرت نے باوجود اس علم کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیون فرمایا کہ اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ مولوی صاحب نے جو اسے لائے نفی جنس قرار دیا ہے۔ یہہ غلطی ہے حدیث مین صاف وارد ہے لا ایمان لمن لا امانت لہ یعنے جو شخص مین

نوٹ

قرآن مجید کی اس دلیل کو جو ۲۳ برس تک مفتری علی اللہ کے زندہ نہ رہنے کے لیے انہون نے پیش کی تہی غلط ثابت کرکے دکہائین جبتک آپ اس دلیل کا رد نہ کرلین آپ کا پہلو بہت کمزور ہے۔ تیسری یہہ سمجھہ مین نہین آتا کہ آنحضرت کی نبوت کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ جبکہ یہ دلیل ایک عام دلیل نہین ہے۔ اب مین نے آگے بقیہ مضمون شروع کیا۔

نہین اس کا کوئی ایمان ہی نہین اب اگر لانفی جنس قرار دیا جاوے تو یہ واقعات کے خلاف ہے کیونکہ بسا اوقات بعض مسلمانون سے امانت مین خیانت ہوجاتی ہے اور کوئی شخص ایسے کا فر نہین کہتا ہان مجرم ضرور ہے پس معنے یہہ ہوے کہ بددیانت شخص کا ایمان کامل نہین ہوتا اور یہی حق ہے۔

لوعاش لکان النبیا کے جو معنے مولوی صاحب نے کئے ہین وہ بھی میری سمجھ سے بالاتر ہین اور پھر اس پر جو مثال قرآن شریف سے بیان کی ہے۔ وہ مولوی صاحب کے دعوے کے مطابق نہین ہے۔ مولوی صاحب جو معنے کرتے ہین وہ تب صحیح ہوتے کہ جب آنحضرت کے بیٹے کی زندگی محالات سے ہوتی چونکہ اس کی زندگی ممکن تھی اس لئے یہہ شرط ایک ممکن شرط تھی پس نتیجہ یا جزا بھی ممکن ہی رہیگی اور اگر مولوی صاحب قرآن شریف کی دلیل **لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا** کو پیش کرکے اپنے معنون کی تصدیق کرنا چاہین تو میرا جواب یہہ ہے یہہ آیت تو تعلیق بالمحال کے طور پر ہے یعنے یہہ کہنا اگر خدا کے سوا اور معبود بھی ہوتے یہ ایک امر محال کو مانکر کفار کو یہہ سمجھانا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر زمین آسمان بھی تباہ ہوجاتے مگر لوعاش ابراہیم مین کونسا محال ہے جو یہہ تسلیم کرلیا جاوے کہ لکان النبیا بھی محال تھا سلہ

اور یہہ جملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی تعریف مین فرمایا ہے اور جو معنے مولوی صاحب نے کئے ہین وہ آنحضرت کے بیٹے کی ہتک ہے۔

ہمارا یہہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہین آئیگا۔ اور ہم مرزا صاحب کو صرف ایک ایسا ہی ملہم مانتے ہین جن پر الہامات مبشرات کا دروازہ کھولا گیا تھا۔ اور یہ مبشرات ہی انکی نبوت ہے۔ ورنہ نبوت کاملہ کا دروازہ بند ہے۔ اب جو شخص محمد رسول اللہ کا ایسا غلام بن جاوے کہ پھر آپکے بیچ سے کہ قائم مقام ہو جاوے تو وہ نبیون کا درجہ پاتا ہے اور یہہ فضیلت بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ملتی ہے نہ یہہ ہے خاتم النبیین کی شان تھا جو کسی دوسرے نبی کو حاصل نہین ہوئی۔ اسی لئے مرزا صاحب فرماتے ہین

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اسکا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے
جو کچھ کہ ہمنے پایا اس یار ہی سے پایا
وہ ہے مین چیز کیا ہون بس فیصلہ یہی ہے

اہلحدیث جس طرح پر ۲۳ برس کی مدت نکالی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ پھر تاہم آپ ثابت کرین کہ مرزا صاحب کو استقدر مہلت ملگئی ہے۔ بتائین انہون نے نبی ہونیکا کب دعوے کیا کیونکہ انکے دعوے نبوت کو بھی ۲۳ برس نہین ہوئے سلہ

احمدی – مرزا صاحب کے نبوت کا دعوے کرنے کی ٹھیک

نوٹ

سلہ مین نے مولوی صاحب کے بتلائے ہوئے اصول کو بہت غور سے سوچا تو میری سمجھ مین یہی آیا ہے کہ تعلیق بالمحال کا اصول صرف وہان ہی لگ سکتا ہے جہان شرط اور جزا دونون ہی ناممکن ہون ورنہ اگر ہم ممکن شرط پیش کرین تو جزا بھی ممکن ہوگی جیسے ہم کسی کو کہین **لو اسلمت لهديت** اے شخص اگر تو ایمان لاتا تو ہدایت پاتا ایسے ہی (قرآن شریف مین بھی ہے **فان اسلموا فقد اهتدوا** جسکے معنے ہین کہ اگر وہ ایمان لاوین ہدایت پاوین) چونکہ مسلمان ہو جانا ممکن ہے اس لئے ہدایت پاجانا بھی ممکن ہے اور کوئی شخص اس جملے کے معنے یہہ نہ کریگا چونکہ اس نے ہدایت پانی ہی نہ تھی اس لئے خدا نے اسے مسلمان ہونے ہی نہ دیا۔ علاوہ ازین اگر قرآن پاک مین غور کرین تو یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ نے **ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین** یعنے اگر محمد خدا پر افترا کرتے تو ان کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیا جاتا اور ان کی رگ جان کاٹ دی جاتی۔ اس جملہ مین افترا کرنا شرط ممکن ہے اور داہنے ہاتھ سے پکڑا جانا اور پھر رگ جان کا کاٹا جانا بھی ممکن ہے اور کوئی پہلو بھی اس مین محال کا نہین ہے گویا شرط اور جزا دونون ممکن ہین اور تب ہی تو یہہ دلیل ہے اور اگر اسے تعلیق بالمحال قرار دیا جاوے تو یہہ کوئی دلیل ہی نہین رہتی اس کے معنے الٹ جاتے ہین اور بات یون بن جاتی ہے کہ چونکہ خدا نے محمد کو ان کے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر ان کی رگ جان نہ کاٹنی تھی اس لئے ان کو افترا کرنے ہی نہ دیا اور یہہ معنے بالکل غلط ہین اصول قرآنی کے مخالف ہین اور نہ ہی کسی نے آجتک یہ معنے کئے ہین غرض تعلیق بالمحال صرف اس صورت مین ہی ہوتی ہے جب شرط ناممکن ہو جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نتیجہ بھی بالکل ہی ناممکن ہو جیسے کہ قرآن شریف

تاریخ مجھے معلوم نہیں ہے البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات کا سلسلہ ایک طرح پچیس برس تک ہے اور ایک طرح چالیس برس تک۔ براہین احمدیہ ۱۸۸۴ میں چھپی ہے اس میں آپ نے کثیر تعداد الہامات درج کئے ہیں اور بعض کے متعلق آپ نے لکہا ہے کہ وہ عرصہ ۱۵ سال کے قریب کے الہامات ہیں اگر اس ۱۵ سال کو شامل کیا جاوے تو ۱۵ سال جمع ۱۸۸۴ سے ۱۹۰۸ تک ۲۵ برس کل ۴۰ برس ہوئے تو اب یہہ سوال ہے کہ کیا مرزا صاحب استقدر عرصہ سے افترا ہی کرتے رہے یا یہہ الہامات خدا کیطرف سے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ یہہ افترا ہے تو پھر سوال ہے کہ خدا نے اس مفتری کو کیوں اسقدر مہلت دی اور اگر یہہ الہامات سچے ہیں تو پھر مرزا صاحب کے سب دعاوی سچے ہیں۔

اہلحدیث ۔ بحث اس امر پر تھی کہ مرزا صاحب سچے نبی تھے کیونکہ انہوں نے دعوے کرنے کے بعد ۲۳ برس سے زیادہ عرصہ مہلت پائی ہے۔ لیکن اب مدت الہام کو شمار کر کے ۲۳ برس سے مدت زیادہ بڑہائی ہے جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔ آپ یہ ثابت کریں کہ دعوے نبوت کے بعد مرزا صاحب نے ۲۳ برس سے زیادہ مہلت پائی ہے یا نہیں ملہ

احمدی ۔ میں نے یہہ دعوے کیا ہے کہ مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں اور ہرگز مفتری علے اللہ نہیں ہیں سو اگر میں اپنے دعوے کا ایک جزو ثابت کر دوں تو دوسرا خود بخود ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ دونوں لازم و ملزوم کی طرح سے ہیں جیسا میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب مفتری علے اللہ نہیں تھے لہذا یہہ تو خود ہی ثابت ہو گیا کہ وہ سچے نبی تھے۔

آیت و تقول علینا بعض الاقاویل میں صرف اس بات کا ذکر ہے کہ اگر آنحضرت افترا کرتے تو ان کی رگ جان کاٹ دی جاتی سو چونکہ افترا یہہ ہے کہ جہوٹے الہامات بنا لے جاویں اور یہہ بھی افترا ہے کہ [illegible] کا نبی بن بیٹھے حالانکہ وہ نبی نہ ہو۔

پس پہلے تو مرزا صاحب نے الہامات شایع کئے اور آخرش مرسل من اللہ ہونے کا بھی دعوے کر دیا۔ اور غالباً اسوقت سنہ ۱۸۸۹ء تھا پس اگر وہ الہامات افترا تھے اور بالآخر آپ کا دعوے نبوت بھی افترا تھا۔ تو چاہیے تھا کہ روز اشاعت الہامات سے جو بقول مولوی صاحب افترا تھے۔ مرزا صاحب کو ہرگز ہرگز ۲۳ برس کی مہلت نہ ملتی مگر چونکہ انہیں خدا تعالے نے قطع الوتین سے بچا لیا لہذا وہ صادق نبی تھے اور یہی ثابت کرنا تھا فالحمد للہ علے ذالک ملہ

منصف ۔ میرے خیال میں مرزا صاحب کا دعوے سچا ثابت نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ دلیل قرآنی لو تقول علینا کو عام دلیل نہ مان لیا جاوے اور در حقیقت اس دلیل سے کسی کی نبوت کا ثبوت نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ یہہ دلیل ایک قاعدہ کلیہ نہ مان لی جاوے۔

مولوی صاحب ثابت نہیں کر سکے کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی کسی طرح کا بھی نہ ہوگا۔ قرآن شریف کی جو آیت احمدی نے پیش کی ہے اسکا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اسکا کچھ جواب معلوم ہوتا ہے۔

اب مولوی صاحب منصف سے کہنے لگے کہ میں نے یہہ دلیل دی اور وہ دلیل دی مگر چونکہ سٹیشن جالندہر آگیا تھا اور میں نے اور مولوی صاحب نے یہیں اترنا تھا اس لئے ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا چلئے اب پھر یہی بیمار زندہ صحبت باقی۔ جب ہم شہر کو جا رہے تھے تو کوئی گفتگو نہیں ہوئی البتہ دوسرے دن پھر کچھہ گفتگو ہوتی رہی مگر وہ سب فی الحقیقت اوپر آ چکی کوئی نئی بات نہ تھی۔ اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ کس نے اپنا دعوے ثابت کیا اور کس نے جہوٹی حجتیں پیش کیں۔ میرا خیال ہے کہ منصف نے جو کچھہ کہا ہے وہ بالکل درست کہا ہے اور ہر شخص جو عقل رکھتا ہے وہ اسی نتیجہ پر پہونچیگا۔

نوٹ

ملہ یہاں منصف صاحب نے بھی مولوی صاحب سے اتفاق کیا۔ کیا ثابت یہ کرنا ہے کہ مرزا صاحب سچے نبی ہیں۔ یہ بحث نہیں ہے کہ الہامات شایع کرتے رہنا کتنا عرصہ ہوا۔ اور مجھے کہا آپ اصل دعوے اپنا ثابت کریں۔

ملہ ایسے کہ جالندہر شہر کا سٹیشن قریب آگیا تھا صرف دو چار منٹ باقی تھے اس لئے منصف نے کہا کہ اب میں دو چار منٹ لینا چاہتا ہوں اور میں نے کہا کہ بے شک فرمائیے آپ کیا فرماتے ہیں۔

اور یہہ یاد رہے ۔ کہ یہہ منصف احمدی نہ تھا بلکہ وہ ہر ایک بات جو میں کہتا تھا ۔ اس کی تشریح مجھ سے اچھی طرح کرتا تھا ۔ اور کہتا تھا کہ مجھے مرزا صاحب کے متعلق کچھہ علم نہیں ہے سو یہہ اللہ کا فضل ہے کہ اُس نے اس پر حق کھولدیا ۔ ورنہ اکثر ہمارے مخالف خواہ مخواہ ہمیں شکست یافتہ قرار دیدیتے ہیں ۔

الراقم عمر الدین احمدی جالندہری

بقیہ ایڈیٹوریل نوٹ

الحق یعلو ولا یعلیٰ الحق مورخہ ۲۷ جون ۱۳ء میں بصفحہ ۵ ہمنے لکہا تھا کہ لدہانہ کے نئے اور پرانے مخالفوں میں سے جو شخص دلی یقین کے ساتھہ لدہانہ کے مباحثہ میں حقیقی فتح امرتسری منکر کی سمجھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کی قسم مجوزہ الحق مذکور کہا کر بیان کرے توہم سمجھ لینگے کہ یہہ زبانی فتح کے نعرے نہیں مار رہے بلکہ انکا دل بھی زبان کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اور یہ طریق نہایت صاف تھا جس سے اُن کی ایمانی اور یقینی قوت کا پتہ لگنا آسان ہو جاتا ۔ ہمارا خیال جو علم کی بنا پر ہے یہہ ہے کہ وہ سب دل سے ثناء اللہ کو ہزیمت خوردہ اور ہمیں فتحیافتہ مانتے ہیں محض تعصب اور ہٹ دہرمی سے ظاہری طور پر ثناء اللہ کی فتح کا اقرار کرتے ہیں ۔ تبہی تو نہ کوئی دلیل فتحیابی امرتسری کی بیان کرسکتے ہیں نہ قسم کہا کر یہہ شہادت ادا کرتے ہیں ۔ علاوہ ازیں الحق مورخہ ۱۳ مئی ۱۳ء میں ہم نے ان کاذب مدعیان فتح کو قرآن مجید کی آیات پر توجہ دلا کر عرض کیا تھا کہ خدا کا حکم ادائے شہادت کے متعلق یہ ہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ ۔ یعنے اگر تم کسی معاملہ میں گواہ ہو تو گواہی نہ چھپاؤ جو کوئی اس کو چھپاویگا تو جان لو کہ اسکا دل بگڑا ہوا ہے اور دوسری آیت شریفہ میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کونوا قوامین للشہداء بالقسط یعنے خدا لگتی گواہی انصاف سے دیا کرو ۔ اب ظاہر ہے کہ لدہانہ کے مباحثہ میں ثناء اللہ تو مدعی تہا اور یہہ عاجز مدعا علیہ ۔ دیگر لوگ قاضی یا نقشہ نویس وکیل یا دلیچ مرچنٹ سب بطور گواہ کے تھے ان گواہوں میں سے بعض نے تحریراً اور بعض نے تقریراً زبان سے تو یہہ کہنا شروع کردیا کہ ثناء اللہ جیت گیا اور الحق ہار گیا ۔ مگر ہمیں بتہ کہ اس اقرار لسانی پر تصدیق قلبی کی بہی ضرورت تھی اور قلبی تصدیق کی خبر سکے کوئی راہ نہیں کہ وہ خدائے غیور کی قسم کہا کر یہہ شہادت ادا کریں تو یقین ہو جائے کہ بیشک اون کا زبانی بیان تصدیق قلبی کے ساتہہ مطابقت رکہتا ہے ۔ مگر چونکہ جہوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے اس لئے کسی مخالف کو یہہ حوصلہ نہ ہوا کہ شہادت حقہ موکد بقسم ادا کرکے اپنی سچائی پر مہر کردے ۔ نہ تو قاضی نہ نقشہ نویس نہ وکیل نہ تاجر قسم کہانے پر آمادہ ہوئے نہ جواب دینے پر تمام مثل مردگان خواب عدم میں اچلے گئے ۔ البتہ ایک ناواقف از اسلام اور جاہل از قرآن وحدیث الباطل کے حامی دلی محمد نامی دلیچ مرچنٹ کو آگے کردیا جس نے ایک نامعقول اور فضول تحریر بذریعہ ڈاک ہمارے نام بہیجی ہے اسکو ہم بجنسہ ذیل میں نقل کرکے جواب دیتے ہیں ۔ کاتب تحریر اگرچہ بلحاظ خود کوئی مستقل وجود نہیں رکھتا فونوگراف کا کام دیتا ہے مگر جو آواز اس پلیٹ یعنی میں بہری گئی ہے وہ علاوہ ہرزہ درائی اور ہذیان سرائی کے بے معنی اور لایعنی بہی ہے اور اس آواز سے اصل آواز والوں کی فطرت ممسوخہ کا پتہ لگ جاتا ہے بہرحال وہ بیہودہ خط یہہ ہے ۔

گوسالہ سامری کی مکروہ آواز "منشی قاسم علی صاحب ۔ بعد ما وجب کے التماس ہے ہار کے بعد دوسروں کو حلف دینا کیا آپ کا طبع زاد طریقہ ہے ؟ نہیں بلکہ آپ کے نبی قادیانی کا پہلا طریقہ ہے ۔ مرزا صاحب نے ہزاروں حلف اٹھائے مگر ثابت قدم ایک پر بہی نہ رہے ۔ مثلاً مرزا صاحب کا مجوزہ منصوبہ لوگو لوگو مجھے وحی ہوتی ہے کہ عبد اللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجائیگا ۔ جب یہہ وحی صرف ڈہکوسلا نکلی اور مسٹر عبد اللہ آتھم میعاد کے اندر فوت نہ ہوا ۔ تو جہٹ اس پر یہ دہرہ باندہ دیا کہ دل میں ایمانی رعب کا خوف چہا گیا اس سے اوسنے فائدہ اٹھایا ۔ صاحبو یہہ تو بتاؤ کہیں اجل مقدر بہی ٹل سکتی ہے ؟ اذا جاء اجلہم الخ ایسے ہفوات پر تم ہی ایمان لاتے ہو مگر عاقل اسکا مسخر اڑاتے ہیں ۔ مجوب اسند عا بتندرجہ الحق ملتمس ہوں بہلا تمہارے جیسے عقیدہ والے کے آگے حلف جسکا نبی قادیانی جہوٹا اور جسکا ایمان جہوٹا کیا جا سکے منشی صاحب دیکہو اگر تم سچے ہو تو پہلے تم تحریری حلف لکہو کہ ولی محمد جو کچہہ حلفیہ بیان دیگا ۔ میں اوسپر ایمان لے آؤنگا اور میں ولی محمد کے حلفیہ بیان سے راہ راست اختیار کرونگا گمراہی کو چہوڑ دونگا ۔ تب میں حلف لینے کے لئے تیار ہوں ۔ ولی محمد دلیچ مرچنٹ از لدہانہ ۲۰ جون ۱۳ء

یہہ ہے ناظرین ! گوسالہ سامری کی مکروہ آواز ۔ ہم نے فقرات زیر غور مطلب پر خط کھینچدیا ہے ۔ بدزبانی اور لغو بیانی جو کاتب خط کی فطرت کا اظہار

کر رہی ہے اس کو نظر انداز کر کے صرف مطلب کی بات کا جواب دیتے ہین۔

گوسالہ کی پہلی آواز۔ مرزا صاحب نے ہزارون حلف اٹھائے مگر ثابت قدم ایک ہی نہ رہے۔"

الحق - یہہ عجل جسد لہ خوار کی پہلی آواز ہے جسکا ثبوت کوئی بہی نہین دیا۔ اس کذب صریح کو کہ مرزا صاحب نے ہزارون حلف اٹھائے" لکھتے ہوئے شرم نہ آئی ہزارون مین سے دو چار حلف ہی ایسے بتائے ہوتے جن پر مسیح محمدی علیہ السلام ثابت قدم نہ رہے تھے۔

گوسالہ کی دوسری آواز۔ عبد اللہ اتہم پندرہ ماہ مین مرجائیگا (لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایڈیٹر)

الحق - یہہ ہجان گوسالہ کی دوسری آواز ہے۔ او نادان کہان لکہا ہے کہ عبد اللہ اتہم پندرہ ماہ مین مرجائیگا۔ کیا اصل پیشینگوئی مین یہ نہین لکہا بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی جو عذاب کے متعلق تہی اور بلا کسی شرط کے اوس کے مطابق عذاب کا نہ آنا قرآن مین موجود ہے اس کی نسبت معلوم نہین کہ گوسالہ سامری کا کیا عقیدہ ہے۔ یونس علیہ السلام کو بہی ایسا ہی کہتا ہوگا عبد اللہ اتہم نے شرط سے فائدہ اٹھایا۔

گوسالہ کی تیسری آواز۔ جب اتہم میعاد کے اندر نہ فوت ہوا تو بہت کہدیا کہ "دل مین الہامی رعب کا خوف چہا گیا"۔

الحق - ہان اتہم اسقدر پیشینگوئی کی عظمت سے خوف زدہ ہوا تھا کہ جس کی تردید تم تو کیا تمہارا سامری بہی نہین کرسکتا۔ کیا دل مین خوف ہوجانا یا دل سے کسی بات کو مان جانا۔ مگر بظاہر انکار کرتے رہنا ناممکن ہے؟ تم خود اپنی طرف ہی دیکہہ لو کہ اتہم کے نقش قدم پر چلکر کسقدر خوف تمہارے دل مین قسم کہانے سے پیدا ہوگیا ہے کہ حیلہ بہانے کر کے اپنا پیچہا چہڑانا چاہتے ہو جس طرح اتہم اپنے دل مین ڈرا اور پیشینگوئی کی عظمت سے خوف زدہ ہوا۔ مگر زبان سے برخلاف دل کے اپنے خوف کا اظہار نہ کیا اور پیشینگوئی سے بعد میعاد پندرہ ماہ کرتا رہا۔ بعینہ تمہارا حال ہے کہ تم بہی دل سے قائل ہو کہ امرتسری ہار گیا۔ اور سخت شکست یاب ہوا ہے۔ اور الحق کے دلائل کی عظمت تمہارے دل پر پورا اثر کرچکی ہے مگر زبان سے تم برخلاف اپنے دلی یقین کے امرتسری کی ہار کا ذکر نہین کرتے ہو۔ اب سوچ لو کہ جب تمہارا اتہم رجوع قلبی سے انکار کرنے لگا تو اس کو حال ہے مجز عالم الغیب کے جو کہ دلون کے حالات سے واقف ہے دوسرا شخص کیونکر یقین کرسکتا تھا۔ حالانکہ اتہم کے رجوع قلبی پر قرائن تو یہ بیشمار تھے مگر تمہارے جیسے گوسالہ نہین مانتے تھے اس لئے اتہم کو چار ہزار روپیہ تک کے انعام مقرر کر کے یہہ دعوت دی گئی کہ اگر وہ رجوع قلبی سے انکاری ہے تو اس خدا کی قسم کہا کر جو اس کے دل کے حال سے بخوبی واقف ہے رجوع کا انکار کرے پھر دیکھ لے جہنم داخل ہوتا ہے یا نہین۔ مگر اوس نے وہی بہانہ کیا جو ایک خوف زدہ دل اور کاذب انسان کیا کرتا ہے کہ میرے مذہب مین قسم جائز نہین۔ حالانکہ یہہ سراسر جہوٹ اور غلط بہانہ تھا مذہب عیسائی مین قسم کی ممانعت ہرگز نہین۔ اوسی طرح تم سے ہم نے مطالبہ کیا کہ اگر دل مین تمہارے وہی ہے جو تمہاری زبان پر ہے یعنے امرتسری فتحیاب اور الحق شکست یافتہ ہے۔ تو تم اوسی غیور عالم الغیب خداوند قدوس کی قسم کہا کر کہو جو تمہارے دل کے حال سے بخوبی واقف ہے تب اپنا انجام بد دیکہہ لو گے۔ مگر اپنے پیرو اتہم کی طرح تم نے بھی وہی آڑ لی اور قسم سے جان بچانے کو لکھدیا کہ "دوسرون کو حلف دینا آپکا طبع زاد طریقہ ہے" او دشمن اسلام! تمکو اتنی بھی خبر نہین کہ گواہون کو قسم اور حلف دینا عین مطابق اسلام اور قرآن و حدیث کے ہے۔ عدالت مین تو تمہارے بھائی دو دو چار چار آنہ ملیکر قسمین کہا کہا کر گواہیان دے آتے ہین۔ مگر وہان کوئی نہین کہتا کہ مین تب قسم کہاونگا جبکہ مدعی یا مدعا علیہ میری قسم کے مطابق عمل کرین۔ تم اپنے سامری کسی قاضی یا وکیل سے پوچھکر بتاؤ کہ گواہون کو قسم دینا جائز ہے یا نہین؟ اور گواہون کا اپنی قسم کو کسی شرط کے ساتھہ مشروط کرنا کس آیت یا حدیث یا فقہ کی بنا پر ہو سکتا ہے؟

گوسالہ کی چوتھی آواز صاحبو یہہ تو بتاؤ کہین اجل مقدر بہی ٹل سکتی ہے؟"

الحق - یہہ کس نے کہا تھا کہ اجل مقدر ٹل سکتی ہے۔ اس بیہودہ سوال کا یہان کونسا موقعہ تھا پہلے یہ تو بتاؤ کہ اتہم کی پیشینگوئی مین اتہم کا مرنا پندرہ ماہ کے اندر اجل مقدر بتایا تھا۔ پہر اس بے معنی اور بے محل سوال کو پوچہا۔

گوسالہ کی پانچوین آواز ایسے ہفوات پر تم ہی ایمان لاتے ہو مگر عاقل اسکا تمسخر اوڑاتے ہین۔

الحق - خدائی الہامات اور آیات کو ہفوات کہتے ہین اور آیتی نشانات پر ایمان لانے کو بیوقوفی سے منسوب کرتے ہین اور خدا کے کلام پر مسخر اڑانیوالون کو عقلمند بتاتے ہین تم نے کوئی نیا کمال نہین دکھایا تمہارے اسلاف بھی قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والون کو بیوقوف اور انکار کرنیوالون کو عقلمند کہا کرتے تھے ہیچ اس زمانہ مین بھی ایک فرقہ جدیدہ جسکا نام آریہ ہے وہ صحابہ کو جنگلی اور جاہل علم وعقل سے بے بہرہ وغیرہ (معاذ اللہ منہا) بعفاظ سے یاد کرتے ہین - تم بھی اونہین کے مثیل ہو - اگر ایسا کہو تو ہمارے اسلاف کی خلف الرشید نہین رہ سکتے - سنو اقرآن مجید مین تمہارے اسلاف کا یہ قول نقل کیاگیا ہے - قالوا انومن کما امن السفہاء - الا انہم ھم السفہاء ولکن لا یعلمون " اس کا اصل ترجمہ وہی ہے جو تمہاری زبان سے بلفظ ہفوات لکھا گیا ہے - دیکھا تمہارا انجام قرآن مین یہہ نکلا

گوسالہ کی چھٹی آواز - بھلا تمہارے جیسے عقیدے والے کے آگے حلف لیا جاوے - جس کا نبی قادیانی جھوٹا اور جس کا ایمان جھوٹا "

الحق - تمہارے اسلاف بھی ایسے الفاظ ہی راستبازون کو کہا کرتے تھے - دیکھو نوح علیہ السلام کو کہا کہ بل نظنکم کاذبین یعنے نوح تو جھوٹا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا لست مرسلا - ساحر مجنون - شاعر وغیرہ - پس اگر تم نے حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کو جھوٹا ہی کہا تو تعجب نہین - اپنے سلف کی سنت پر عمل کیو کیا ہے -

گوسالہ کی ساتوین آواز - منشی صاحب اگر تم سچے ہو تو پہلے تحریری حلف لکھو کہ ولی محمد کے حلفیہ بیان پر مین ایمان لاؤنگا اور گمراہی چھوڑ کر راہ راست اختیار کرونگا تب مین حلف لینے کے لئے تیار ہون "

الحق - بہت کرین آرزو خدائی کی
نشان ہے تیری کبریائی کی

اس گوسالہ سے کوئی پوچھے کہ او نام کے مسلمان اور جھوٹے مدعی اسلام یہہ شرط حلف اٹھانے کے لئے تو نے کس قاضی یا مفتی سے ثابت کرکے قرار دی ہے - ہم تو کہتے ہین کہ تیرے دل مین جو کچھ ہے اوسکے خلاف تیری زبان پر ہے - گویا منافقانہ طور پر تو امرتسری نجاب قبلہ دے رہا ہے - ورنہ دل سے تجھے یقین ہے کہ اصل الحق یہی ہے - اگر ہمارے اس دعوے سے تجھے انکار ہے تو خدا تعالے کی قسم حسب الفاظ مجوزہ ۲۶ جون ۱۹۱۲ء کھا کر انکار کرے ہم اپنا دعوے جو تیرے نفاق کے نسبت ہے اس طرح قسم کھالینے سے واپس لے لینگے - اگر مگر چنان چنین سے تو نفاق کا الزام تیرے اور تیرے در پردہ معاونون کے اوپر سے ہٹ نہین سکتا تا وقتیکہ تم مین سے کوئی مجوزہ قسم کھاکر اپنی ایمانی قوت کا اظہار نہ کرے - یہہ شرط نامعقول تیری اور حامیان الباطل کی سخت بزدلی پر دلیل بین ہے - ذرا قسم کھاکر تو دیکھ کہ آسمان کے تارے نظر آتے ہین یا نہین - اس یا تو اپنی سچائی کا ثبوت قسم سے دے یا منافقون مین نام درج کرا - تیسری کوئی صورت تیری مخلصی کی نہین ہے - یاد رکھ آیندہ اگر کوئی تحریر خلاف اس کے بھیجی تو ردی کی ٹوکری مین ڈالی جاویگی - بجز قسم اور کسی طرح تیری رہائی نہین ہے جواب مطلوبہ دیا کر - ورنہ گھر مین خاموش بیٹھ جا -

اہلحدیث کا کذب صریح

وہ فرقہ جو دنیا مین جنت کا ٹھیکہ دار ہے وہ گروہ جس کی زبان پر انا خیر منہ کا فقرہ رہتا ہے - وہ جماعت جو ما انا علیہ واصحابی کی دعویدار ہے وہ سوسائٹی جو دوزخ کی کنجیان اپنی جیب مین ڈالے پھرتی ہے - وہ قوم جو فردوس برین کے دخول کا سرٹیفکٹ مطبوعہ اپنے بھائیون کو ہی دیا کرتی ہے - اوس کے آسمانی صحیفہ اہلحدیث کا اڈیٹر جسکا نام صدق بیانی مین فی زمانہ پوری شہرت رکھتا ہے - جسکے صادق ہونے پر اسکے استاد اور روحانی باپ بحقوم ہمنہب یعنے رئیس الاشہاد گواہی دے چکے ہین - جو عمر بھر ان سے جھوٹ نہ بولنے کا عہد لیکر اپنی سچائی کا ثبوت دیا کرتا ہے - جس نے انجمن نعمانیہ کے نام سے ایک مردہ انجمن بنائی ہوئی ہے جسکے نقش قدم پر اہلحدیث کانفرنس کام کرتی ہے - جو دہابیون کے لئے رسوہ حسنہ کا کام دیتا ہے - اوس شخص کی صداقت جہالت یا شرارت کا آج ہم ایک نمونہ ناظرین الحق کے سامنے پیش کرتے ہین - الحق کے دیکھنے والون کو معلوم ہوگا - کہ اندنون امرتسری ملان سخت عذاب مین مبتلا ہے بیچارہ وعظ کے جلسہ مین بڑا ذلیل ہوا - جسکے مقدمات دائرہ عدالت ہین - اس بدنامی کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولکر وقت گذارنا اوس نے مناسب سمجھا ہے - چنانچہ ۲۸ جون کے اہلحدیث مین ایک گندہ سہیت زبان سے بولکر خیالہ قلم کرتا ہوا لکھتا ہے کہ " لاہور کے مرزائیون اور چکڑالویون کے مابین اوس مسجد یا مکان کے قبضہ کے متعلق جس مین چکڑالوی جماعت نماز پڑہتی اور مولوی عبداللہ چکڑالوی مقیم تھے تکرار ہوئی مارپیٹ تک نوبت پہنچی بلکہ مقدمات بھی دائر ہوگئے " اس کذب صریح کا صحیح جواب تو یہہ ہے کہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین بھلا اس اشرالناس سے

کوئی پوچھے کہ مرزائیون کا چکڑالوی کی مسجد یا مکان سے تعلق کیا؟ جو اون مین تکرار ہوتی - کجا چکڑالوی اور کجا احمدی - کیا یہہ جھوٹی خبر محض اوس نے اپنی ذات چھپانے کو نہین ہی تو اور اس سے حصول کیا تھا؟ چالاکی دیکھئے کہ روزانہ پیسہ اخبار کی بنا پر اسکی روایت کرتا ہے - اور یہہ نہین جانتا کہ گھر زرد برادر تشغال بعبداللہ بنارکہان کا راستباز اور ثقہ راوی ہے ما کذاب سے کاذب ہی راوی ہوتے ہین - اگر امرتسری ملان مین شرافت ہے تو وہ پاتو اس خبر کی صحت ثابت کرکے مرزائیون (احمدیون) کا چکڑالویون کے ساتھہ مارپیٹ کرنا ثابت کرے ورنہ اس دروغگوئی کی نجاست خوری سے باز رہکر اسکی تردید کرے - وہ تکرار یا لڑائی بہت سے اخبارون مین شایع ہو چکی ہے کہ چکڑالوی کے بھیالون اور محمد چٹو کے ورثا مین ہوئی تھی - اور فریقین مین کوئی بھی احمدی نہین ہے انجمن صادقین کے سکرٹری یا اہلحدیث کے آرگن کا قول و فعل شیم - نسیم - شیم -

امرتسری ملان پر ایک اور آفت

۱۲ اپریل سنہ واں سے لیکر اسوقت تک اہلحدیث کا ایڈیٹر آفات ارضی و سماوی کا مورد ہو رہا ہے چنانچہ پہلے تو آپ کا مددگار جان نثار مولوی محمد حسن لدہانوی (جسکے مکان پر آپ ایام مباحثہ لدہانہ مین مقیم تھے اور جنکے پاس زر انعام امانت رکہا گیا تھا اور جنکے ورد دولت پر خدا کو ناراض کرنے والی شادمانی کا سب سے پہلا جلسہ منعقد ہوا تھا اور بڑی خوشی فتح مصنوعی پر منائی گئی تھی) راہی ملک عدم ہوا - اور امرتسری کو خدا نے دکہا دیا کہ ؎

جہان بجتے ہین نقارے وہان ماتم بھی ہوتی ہین

اُسکے بعد ایڈیٹر مذکور کا قوت بازو اور محرم راز گہر کا بھیدی اور خانگی معاملات مین حصہ دار محمد الدین مسلول ہو کر فوت ہوا - جسکی جدائی پر سخت اضطراب ہوا اور واویلا بذریعہ اہلحدیث مچا کر نزول مصیبت کا اقرار کرلیا اوسکے بعد کچھ درمیانی تلخیان اٹھائین جنکا تعلق اہل بیت سے تھا - اوسکے بعد آپ پر دہ بلا آئی جو ۲ جون سنہ سے پہلے اس شان نزول سے کبھی نازل نہ ہوئی تھی - جسکے آجکل مقدمات دائر ہین اوسکے بعد ایک عبرتناک واقعہ آپ کے گہر مین ہوئی جسکا ذکر ۲۸ جون کے اہلحدیث مین ہے کہ آپ کی سالی یا بالفاظ دیگر آپ کی اہلیہ کی ہمشیرہ یا بقول نائب ایڈیٹر اہلحدیث آپ کے صاحبزادے کی سگی خالہ چولہے کے پاس بیٹھے بیٹھے جل کر مر گئی - بیانتک کے واقعات ایک سلیم الفطرت اور صادق متقی نڈر کا خوب

متقی کے لئے کافی سے زیادہ سبق آموز ہو سکتے ہین - کاش کہ امرتسری ملان بھی ان سے کچھہ فائدہ حاصل کرتا - مگر وہ کب ادہر کان لگا کر متوجہ ہوگا - کیونکہ ایسے لوگون کے متعلق قرآن شریف ہمین فرماتا ہے ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ - ولہم عذاب عظیم - یعنے جو لوگ عناد کے سبب ہر ایک حقانیت سے انکاری ہین ان کو سمجہانا نہ سمجہانا برابر ہے وہ نہین مانین گے خدا نے انکے دلون کو قبولیت حق سے اور کانون کو حق سننے سے بند کر دیا اور ان کی آنکھون پر پردہ ہے اور ان کو عذاب بڑا ہوگا - تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۲۵

امرتسری مقدمات

گذشتہ پرچہ مین امرتسر کے اون مقدمات کا حال جو ثناء اللہ وغیرہ نے دائر عدالت کئے ہین ۹ جون تک لکہا گیا تھا - بعد کے واقعات بقول اہلحدیث یہہ ہین کہ سرسری بیانات لئے جانے پر پولیس کے چالانی مقدمہ مین جماعت علیشاہ کے مریدون کی دو دو سو کی ضمانتین ہوئین - اور فریق ثانی نے جو بلوے کا دعوے کیا تہا اور ۲۱ کس ملزم گردانے تھے - اون مین سے ۱۲ ملزم سرسری شہادت سے ہی عدالت نے بری کر دئے باقی ۹ کس معہ مولوی ثناء اللہ کے قائم رہے اور مقدمہ بلوے سے بدلکر معمولی دفعہ ۳۲۳ مارپیٹائی کی صورت مین آگیا - مولوی ثناء اللہ کے مقدمہ ہتک عزت کا جو چار شخصون مریدان جماعت علیشاہ پر تہا اہلحدیث نے کچھہ نہین لکہا بجز اس کے کہ ان تینون مقدمات کی پیشی آئندہ ۴-۵ جولائی سنہ ۱۲ء مقرر ہوئی ہے -

انگریزی امرتسری پر مقدمہ

انہین مقدمات کی روئداد چھاپتے ہوئے اہل فقہ کے انگریز ایڈیٹر نے جو اپنی فطرت سے معذور ہے کچھہ خلاف قانون الفاظ حکیم محمد الدین مولوی ثناء اللہ کے قرست اولاد کی موت پر ۱۴ جون کے پرچہ مین لکھہ مارے تھے - یارون نے موقعہ کو غنیمت جانکر مرحوم کے بیٹے سے ایڈیٹر مذکور پر زیر دفعہ ۵۰۰ ازالہ حیثیت کا استغاثہ دائر کرا دیا - جسکی تاریخ پیشی بھی ۴ جولائی مقرر ہوئی ہے - یہہ صرف جنگ زرگری ہے جسکا تعلق دین سے ہے نہ دنیا سے تاہم اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر کی دعا کہ کرنہ آخر مین کہدیتے ہین کہ وہ خدا ظالمون مفسدون کو سزا دے تاکہ امن قائم ہو - آمین آمین - آمین -

پرکاش بہوش باش

کچہہ وراِن سے دسہرہ سال کی سخت عزلون مین سنے جو مسٹر کرشن کو چکنا چور کیا ہے تو اوسی زخمی حالت مین کرلیتے ہوئے باز خود رفتگی مین جو کچہہ جسکی نسبت • چاہتا ہے دیانندی پرچہ لکہہ دیتا ہے۔ ہم ایک مرتبہ اس کو پہر ہوش مین لا سکنے واسطے ایک نسخہ تجویز کرتے ہین اگر اس سے اوس کے حواس درست نہ ہوئے تو پہر مجبوراً جراحی عمل کرنا پڑیگا۔ اگر مرض حد علاج سے گذر نہین گیا تو امید ہے کہ یہہ علاج مفید پڑیگا اور وہ یہہ ہے کہ براہ مہربانی کرشن جی کسی سرد جگہ بیٹہکر مضمون لکہا کرین۔ اور صبح و شام قبل طلوع و بعد غروب آفتاب کسی صاف جگہ کی ہوا خوری کیا کرین۔ اس سے دماغ کا فتور کم ہوکر صحت ترقی کریگی۔ ہم نے آپ کو مختل دماغ کا مریض اسلئے سمجہا ہے کہ آپ بار بار "مرزائی" لقب سے ہمکو یاد کرتے ہین۔ حالانکہ ہمارا نام مرزائی نہین بلکہ "احمدی" ہے انسانیت کا تقاضا یہہ ہے کہ آیندہ آپ ہمکو بجز "احمدی" کسی دوسرے نام سے یاد نہ کرین۔ تو ہم بہی آپ کو آریہ لکہینگے۔ ورنہ پہر "دیانندی" اور کچہہ اور جو آپ کے مناسب حال ہو تحریر کرنے پر مجبور ہونگے۔ اور نیز غلط واقعات کے بنا پر بیہودہ نتائج نکالنے سے پرہیز کیا کرین۔ کیا آپ اس نسخہ مجوزہ الحق کا استعمال کرکے بہی حالت مزاج سے اطلاع بخشینگے؟ ضرور!

ٹرکی سلطنت اور معزول سلطان

آج ہم اپنے ناظرین کے سامنے ایک نشان آسمانی بصداقت حضرت مسیح الموعود القادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کرتے ہین۔ اور یہہ نشان ایک عظیم الشان ہے کوئی معمولی نہین۔ ہر ایک سلیم الطبع اور متقی اس سے فائدہ اٹھاکر اوس انسان کی صداقت کا معترف ہو سکتا ہے۔ جس کے لبون سے یہہ واقعات قبل از وقوع ظہور پذیر ہوکر سب کی نظرون کے سامنے آخر کار پورے ہوئے اور اس نشان کی عظمت اس سے اور بہی بڑہ جاتی ہے کہ جس وقت یہہ پیشینگوئی فرمائی گئی تہی اس وقت سلطان معزول یا سلطنت ٹرکی کی نسبت کسی انسان کو وہم و گمان بہی نہ ہوتا تہا کہ کبہی واقعات مندرجہ پیشینگوئی بہی ظہور مین آ سکتے ہین سلطان معزول کو آسمان پر چڑہاکر اسکی سلطنت کے اندرونی انتظامات پر مستعد دل خوش کن آرٹیکل اور مضامین اخبارون مین کتابون اور رسالون مین

نکلتے تہے وہ وکیل وطن چودہوین صدی وغیرہ وغیرہ ... محفوظ ہین۔ پس ایسے عروج کے زمانہ مین ایسی پیشینگوئی کرنا ... خداوند عالم الغیب کے انسان کا کام نہین چنانچہ اسی ... پہہ اظہار غیب خدا نے اپنے برگزیدہ مجدد الوقت مسیح الموعود ... المعہود علیہ السلام پر کیا اور پہر پورا ہی کرکے دکہلایا۔ اب مین ... کے چند اقتباس اون اشتہارون سے جو ۱۸۹۷ء مین ... نے شایع فرمائے تہے نقل کرتا ہون۔ ناظرین ٹرکی کے واقعات موجودہ کو ان کے ساتہہ خود مقابلہ کرکے صداقت کی گواہی دیوین اور عنداللہ ماجور ہون۔

بحضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مئی ۱۸۹۷ء مین سلطان روم کا ایک سفیر مسمی حسین کامی درخواست ملاقات کرکے بعد منظوری قادیان مین حاضر ہوا اور اس نے تخلیہ مین ملاقات کرنی چاہی جسکی از راہ مہمان نوازی حضور نے اجازت بخشی۔ جب خلوت مین سفیر مذکور حاضر ہوا تو اس نے سلطان روم کے لئے ایک خاص دعا کرنیکی درخواست کی اور یہہ بہی چاہا کہ آیندہ اس کے لئے جو کچہہ آسمانی قضا و قدر سے آنیوالا ہے اوس سے بہی وہ مطلع کیا جاوے۔ اس پر حضور پرنور علیہ السلام نے حسب ذیل فرمایا۔

"(۱) ٹرکی سلطنت آجکل تاریکی سے بہری ہوئی ہے اور وہی شامت اعمال جلگتر رہی ہے"

"(۲) سلطان کی سلطنت کی حالت اچہی نہین ہے اور مین کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچہی نہین دیکہتا اور میرے نزدیک ان حالتون کے ساتہہ انجام اچہا نہین"

"(۳) رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتون مین قصوروار ہے اور خدا سچے تقوے اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے"

(۴) سلطنت روم کے اچہے دن نہین ہین اور زوال کے علامات موجود ہین

(۵) خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانون مین سے مجہہ سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"

اور سفیر مذکور کی نسبت حسب ذیل فرمایا:۔

(۱) اسکے لئے بہتر تہا میرے پاس نہ آتا میرے پاس سے ایسی بدگوئی سے واپس جانا اسکی سخت بدقسمتی ہے"

(۲) "اللہ جل شانہٗ جانتا ہے جسپر جہوٹ باندہنا لعنت کا داغ خریدنا ہے کہ اوس عالم الغیب نے مجہے پہلے سے اطلاع دیدی تہی کہ اس شخص کی سرشت مین نفاق کی رنگ آمیزی ہے"

ملخصاً از اشتہار مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

اس اشتہار کی اشاعت پر سلطنت ٹرکی کے جہوٹے خیر خواہون اور خدائی قانون سے غافل مسلمانون نے بہت کچہ زہر اگلا اور سخت دشنام آمیز تحریرین خلاف حق حضرت اقدس حجۃ اللہ کی مخالفت مین بذریعہ اخبارات نکالین۔ اور نادان و بے علم مسلمانون کو جوش دلانے اور اُبہارنے کے لئے اشتہار مذکور کے اولٹے پلٹے معنے کر کے یہہ مشہور کر دیا کہ گویا حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام سلطنت روم اور سلطان روم کے سخت مخالف ہین اور اسکا زوال چاہتے ہین۔ اور انگریزی گورنمنٹ کی حد سے زیادہ خوشامد کرتے ہین اور انگریزی سلطنت کے دولت واقبال کے لئے دعائین کرتے ہین۔ اس قسم کی افترا سازی اور فریب بازی کے جواب مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل اشتہارات لکھکر تقسیم فرمائے۔ ایک اشتہار مین آپ نے فرمایا۔

"واضح رہے کہ یہہ تمام باتین کوتہ اندیشی اور بخل کیوجہ سے ہمارے مخالفون کے موںہہ سے نکل رہی ہین ہم نے سلطان کو کچہ برا نہین کہا بلکہ ہمین افسوس ہے کہ جس شخص کے ایسے (حسین کامی جیسے) سفیر اور ایسے ارکان مین اسکی حالت قابل رحم ہے۔ ہم نے اس سفیر کو بچشم خود دیکہا ہے کہ بجائے نماز تمام روز شطرنج اور ٹہٹہا اور ہنسی مین گذارتا تہا خدا جانتا ہے کہ ہمارا دل اس بات سے کباب ہوتا ہے کہ ایسے دنون مین اس سلطنت کے ارکان کو چاہئے تہا۔ کہ تقوے مین ترقی کرتے منہیات سے باز آتے نماز کی پابندی اختیار کرتے خدا تعالے سے ڈرتے اور بے قیدون اور بدروشون کی طرح زندگی بسر نہ کرتے کیونکہ اسلام کی تمام ترقی تقوے سے شروع ہوتی ہے اور پہر جب اسلام ترقی کریگا تقوے سے کرے گا

رہی یہہ بات کہ سلطان روم خلیفۃ المومنین ہے سو یہہ صرف اپنے موںہہ کا دعوے ہے ہان وہ خلافت جسکا آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ مین ذکر ہے حقیقی خلافت وہی ہے" اشتہار مورخہ ۲۴ رجون ۱۸۹۷ء

اس پر بھی جب بدزبانی بحق مسیح قادیانی ؑ منجانب گروہ شیطانی پرزور طغیانی پر ہوئی تو حضور پرنور ؑ نے حسب ذیل اشتہار دیا (جس مین چودہوین صدی والے بزرگ کے حق مین بددعا فرمائی اور وہ قبول ہوئی تو بزرگ موصوف نے جو ایک مشاہیر مین سے تہا جسکا نام صاحبہ جہاندار خانصاحب مرحوم ہے۔ اپنا معافی نامہ شایع کرکے معافی چاہی تہی اور اسطرح عذاب الٰہی سے جان بچائی تہی) اس اشتہار مین فرمایا کہ

(۱) سلطان کی شخصی حالت اور اس کی ذاتیات کے متعلق نہ ہم نے کبہی کوئی بحث کی اور نہ اب ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ جانتا ہے کہ ہمین اس موجودہ سلطان (عبدالحمید خان) کے بارے مین اوسکے باپ دادے کی نسبت زیادہ حسن ظن ہے۔ ہان ہم نے گذشتہ اشتہارات مین ترکی گورنمنٹ پر بلحاظ اسکے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرونی ارکان اور عمائد اور وزراء کے نہ بلحاظ سلطان کی ذاتیات کے ضرور اوس خداداد فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمین عطا ہوا ہے چند ایسی باتین لکہی ہین جو خود ان کے مفہوم کے خوفناک اثر سے ہمارے دل پر ایک عجیب رقت اور درد طاری ہوتی ہے۔ سو ہماری وہ تحریر جیسا کہ گندے خیال والے سمجہتے ہین کسی نفسانی جوش پر مبنی نہ تہی بلکہ اوس روشنی کے چشمہ سے نکلی تہی جو رحمت الٰہی نے ہمین بخشا ہے"

(۲) "کیا یہہ ممکن نہ تہا کہ جو کچہہ مین نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا وہ دراصل صحیح ہو اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ مین ایسے دہاگے بہی ہون جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہون" اشتہار مورخہ ۲۵ رجون ۱۸۹۷ء

اقتباسات بالا کے پڑہنے سے صاف طور پر کہل جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۷ء کے نصف مین حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام نے ٹرکی۔ اور سلطان عبدالحمید خان۔ اور عمائد ترکی

سلطنت - اور حسین کامی سفیر مذکور کی نسبت کھلے طور پر پیشینگوئی فرمائی تھی کہ

(الف) سلطنت ٹرکی آجکل تاریکی مین ہے اوسکی حالت اچھی نہین - رومی سلطنت خدا کے نزدیک قصور وار ہے - روم کی موجودہ حالت بربادی کو چاہتی ہے سلطنت کے اچھے دن نہین اور زوال کے حالات موجود ہین -

(ب) سلطان کی نسبت فرمایا کہ خدا نے بھی ارادہ کیا ہے کہ جو بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ مسلمانون مین سے مجھ سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جائیگا" اور میرے نزدیک ان حالتون کے ساتھ انجام اچھا نہین -

(ج) مین کسی طریق سے سلطنت کے ارکان و عمائد کی حالت اچھی نہین دیکھتا - ٹرکی گورنمنٹ کے شیرازہ مین ایسے دہاگے ہی ہین جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہین"

(د) حسین کامی سفیر کے متعلق فرمایا کہ اسکا بدگوئی سے واپس جانا اس کی بدقسمتی ہے اور اس شخص کی سرشت مین نفاق کی رنگ آمیزی ہے"

اب آپ نمبر وار ان پیشینگوئیون کی صداقت ملاحظہ فرماوٗ - نمبر (الف) یعنے سلطنت ٹرکی کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے - اس کی موجودہ حالت ہر شخص پر عیان ہے کہ کیسے کیسے مصائب اس پر ٹوٹ رہے ہین اور کس مذلت مین آجکل مبتلا ہے -

عبد الحمید خان کی گرفتاری پیشینگوئی نمبر (ب) سلطان عبد الحمید خانصاحب کی نسبت ہے - جسکے واسطے ہی کسی دلیل کے لکھنے کی ضرورت نہین وہ شخص جو سلطان کے لقب سے ممتاز اور جسکا خطبہ ممبرون پر پڑھا جاتا تھا - آج وہ محض عبد الحمید رہ گیا ہے - سلطان سے قیدی بادشاہ سے مجرم بنگیا لاکھون کی جانون پر حکومت کرنے والا ایک بیکسی و تنہائی کی قید مین بمقام سالونیکا مقید ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار -

عمائد سلطنت کی غداری پیشینگوئی نمبر (ج) عمائد اور ارکان سلطنت کی نسبت ہی مزید ثبوت کی ضرورت نہین عبد الحمید خان کی معزولی ارکان سلطنت کی سرشت پر کافی دلیل ہے - مگر اس جگہ ہم اخبار وکیل سے ایک اقتباس ایسا نقل کر دیتے ہین جو اس پیشینگوئی کی صداقت پر پوری روشنی ڈالتا ہے - اخبار وکیل مورخہ ۲۷ اگست

سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۸ کے کالم ۲ پر ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہین کہ

نہایت افسوس کی بات ہے کہ جس عادت نے اپنے ... کو یہ روز بد دکھایا اور عیسائی سلطنت کے ہاتھون اسے برباد کرایا وہ عادت ابھی تک کم و بیش اون مین پائی جاتی ہے - یہہ عادت ملک و قوم کی اغراض پر اپنی ذاتی اغراض کو ترجیح دیتا ہے - حیرانگی کی بات تو یہہ ہے کہ یہہ نہ ... بلکہ عام لوگون کے طبقہ سے ... اور سر بر آوردہ طبقہ کے اشخاص مین ... ہے کوئی دن ایسا نہین جاتا کہ کسی نہ کسی ... ترک افسر کی غداری کی خبرین ... ہوتی ہون - اب جو شخص ملک و قوم کی اغراض کو ... کر غداری کے میدان مین نکلا ہے کمال ... عثمان پاشا ہے یہہ نوجوان حضرت خلیفۃ المسلمین (سلطان عبد الحمید خان) کا داماد تھا - مگر کچھ عرصہ سے اسکی ہوا ایسی بگڑی ہے - اور کسی دشمن نے اوسپر ایسا جادو کیا ہے کہ وہ علانیہ سرکشی پر کمر بستہ ہو گیا ہے یہہ حالت دیکھ کر حضور سلطان المعظم نے اوس سے کنارہ کر لیا اور ... کے تمام تعلقات قطع کر دئے - اب یہہ نوجوان بروسا مین نظر بند کیا گیا ہے - اور اسکے تمام تنخواہ ... جاگیر وغیرہ ضبط ہو گئی ہین - کیسا دردناک سبق ہے کہ جس شخص کو سلطنت کی ترقی و اقبال مین ساعی ہونا چاہئے تھا وہ سازش کے جرم مین زندان مین ڈالا جائے" بلفظہٖ اخبار وکیل مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کالم ۲

اے خدا سے ڈرنیوالے لوگو! سوچو کہ اس سے بڑھکر اور کیا خدائی گواہی عمائد ٹرکی کے متعلق پیشینگوئی کے پورا ہونیکی ہو سکتی ہے - شاہ روم کا حقیقی داماد عثمان پاشا جو ایک مشہور نمک حلال اور خیر خواہ سلطنت تھا اوس کا فرزند - اور غداری کا مجرم ؟ یہہ خدائی آواز کی تصدیق کے لئے ہوا کچھ ہوا کاش کوئی نیک دل اب ہی سمجھے کہ پیشینگوئی مذکورہ کے کرنیوالا کون تھا وہ خدا کا مرسل اور صدی چہاردہم کا مجدد المسیح الموعود تھا جسے تو قبول کرو ... اس کی نظیر پیش کرو -

حسین بک کی نابکاری پیشینگوئی (د) حسین کامی سفیر کی نسبت تو بہت ہی جلد پوری ہوئی جسکی تصدیق ہین

ہم اخبار نیر آصفی مدراس مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے ایک نوٹ ذیل مین نقل کرتے ہین جو حافظ عبدالرحمٰن نزیل قسطنطنیہ کی مرسلہ چٹھی کی بنا پر اڈیٹر نے لکھا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔

"چندہ مظلومان کریٹ اور ہندوستان" ہمین آج کی ولایتی ڈاک مین اپنے ایک معزز نامہ نگار کے پاس سے ایک قسطنطنیہ والی چٹھی ملی ہے جسکو اپنے ناظرین کی اطلاع کے لئے درج کرتے ہوے ہمین کمال افسوس ہوتا ہے افسوس اس وجہ سے کہ ہمین اپنی ساری امیدون کے برخلاف اوس مجرمانہ خیانت کو جو سب سے بڑی اور سب سے زیادہ منتظم اور مہذب اسلامی سلطنت کے وائس قونصل کیجانب سے بڑی بیدردی کے ساتھ عمل مین آئی اپنے ان کانون سے سننا اور پبلک پر ظاہر کرنا پڑا ہے۔ جو کیفیت جناب مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب الہندی نزیل قسطنطنیہ نے ہمین معلوم کرائی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حسین بک کاعی نے بڑی بے شرمی کے ساتھ مظلومان کریٹ کے روپیہ کو بغیر ڈکار لینے کے ہضم کرلیا۔ اور کارکن کمیٹی چندہ نے بڑی فراست اور عرق ریزی کے ساتھ اون سے روپیہ اوگلوایا۔ ملخصاً بلفظہ۔ نیر آصفی مدراس

قسطنطنیہ کی چٹھی

"ہندوستان کے مسلمانون نے جو گذشتہ دو سالون مین مہاجرین کریٹ اور مجروحین عساکر حرب یونان کیواسطے چندہ فراہم کرکے قونصل ہائے ترکیہ مقیم ہند کو دیا تھا وہ تمام وکمال قسطنطنیہ مین نہین پہونچا۔ اور اس امر کے باور کرنیکی یہہ وجہہ ہوئی ہے کہ حسین بک وائس قونصل مقیم کراچی کو جو ایک ہزار چھ سو روپیہ کے قریب مولوی انشاءاللہ صاحب ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر اور مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے مختلف مقامات سے وصول کرکے بھیجا تھا وہ غبن کرگیا ایک کوڑی تک قسطنطنیہ مین نہین پہنچائی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ سلیم پاشا ملحمہ کارکن کمیٹی چندہ کو جب خبر پہونچی تو اوس نے بڑی جانفشانی کیساتھ اوس روپیہ کے اگلوانیکی کوشش کی اور اسکی ملازمت سے معطل کراکر وصولی رقم کا انتظام کیا اور باب عالی مین غبن کی خبر دیکر نوکری سے موقوف کرایا" حافظ عبدالرحمٰن الہندی الامرتسری۔

یہہ تھی حسین بک کاعی سفیر روم کی بدانجامی جس کی نسبت خدا تعالے سے خبر پاکر خدا کے مرسل نے فرمایا تھا کہ "میرے پاس سے بدگوئی سے جانا اسکی سخت بدقسمتی ہے۔ اور وہ عالم الغیب نے مجھے پہلے سے اطلاع دیدی تھی کہ اس شخص کی سرشت مین نفاق کی رنگ آمیزی ہے" سو آپ نے دیکھ لیا وہ کیسا بدقسمت ثابت ہوا؟ اور اس کا نفاق کسطرح ظاہر ہوا؟ مگر افسوس کہ مولوی انشاءاللہ او محبوب عالم پیسہ اخبار والے نے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا۔ سچ ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدای بخشندہ

کاش کوئی روح اس سے آج ہی جبکہ بڑی عمدگی سے تمام باتین مندرجہ پیشینگوئی پوری ہوچکی ہین اور ہورہی ہین ہدایت حاصل کرے ؎

این ست نشان آسمانی بنگرش بما اگر توانی
یا صوفی خویش را بردن آر با تو بکن زبد گمانی

مسیح محمدی کی نبوت

ذیل مین ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ آخری مکتوب مبارک نقل کرتے ہین جو حضور نے اقامت لاہور مین یوم وصال باللہ سے تین یوم قبل ایک غلط فہمی کے ازالہ کے لیے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور رقم فرماکر ارسال فرمایا تھا۔ جس مین آپ نے نبی ہونیکا اعتراف بالفاظ صریح فرماکر اپنی نبوت کی اصلیت اور حقیقت کو ظاہر فرمادیا ہے چونکہ نامہ مبارک ہر ایک احمدی اور غیر احمدی کے سمجھنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ اور خدا نے لکھوالیا ہی اون ایام مین تھا جبکہ حضور پرنور کے واصل الی اللہ ہونے مین صرف تین روز ہی باقی تھے اس لئے اسکو آخری نوشتہ سمجھنا چاہیے۔ اور قدرت خداوندی سے اخبار عام مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء مین یعنے عین یوم وفات مبارک کے روز ہی یہہ گرامی نامہ شائع بھی ہوا۔ دیکھو اخبار عام مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء یوم سہ شنبہ صفحہ ۷ کالم اول۔" (ایڈیٹر)

"تقدس مآب مرزا صاحب قادیانی کا خط"

(جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام)

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مین نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنی ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کیطرح قرار دیتا ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہون۔ یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالےٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا اور انہین امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو مین کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہون مین اس پر قایم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن۔ مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شوشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشینگوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہین ہو سکتے۔ جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا۔ سو خدا نے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت مجھے علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے مین خود ستائی سے نہین مگر خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا۔ اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان مین وہ مجھے فتح دیگا۔ بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے مین کثرت مکالمہ مخاطبہ اللہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین اور بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسیقدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دیجاتی مگر وہ الہام مقدار مین نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہایت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جسکی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اسکو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس مین اور اسکی غیر مین امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنون سے مین نبی بھی ہون اور امتی بھی تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشینگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ جن کے دوبارہ آنے کی بارے مین ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اترکر نئے سرے وہ مسلمان ہونگے۔ اور کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا نہین رہین گے۔"

والسلام علے من اتبع الهدیٰ

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء از لاہور

عسلِ مصفّٰی

یہ ایک ضخیم کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین جناب ابوالعطا مرزا خدابخش صاحب معتمد عالیجناب خانصاحب نواب محمد علیخان رئیس مالیرکوٹلہ نے تصنیف فرماکر ۱۹۱۱ء مین طبع کرکے شایع کی تہی - اس کتاب پر اگر ریویو لکہا جاوے تو کم از کم دو تین جزو آئیگا کیونکہ اس مبارک تصنیف کی ضخامت ۸۲۸ صفحہ کی ہے جس مین گیارہ باب ہین اور ہر باب کئی فصلون پر مشتمل ہے - خلاصہ تمام کتب کا یہہ ہے کہ حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام نبی ناصری فوت ہو چکے اور آنے والا مسیح اسی امت محمدیہ مین سے ہوگا اور وہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوة والسلام ہین - ان ہر دو بحثون کے متعلق کوئی امر یا دلیل یا اعتراض کی تردید ایسی نہین جو مصنف رضی اللہ عنہ نے اس کتاب مین نہایت خوبی سے درج نہ کردی ہو - دلائل عقلیہ کے علاوہ تمام نقلی استدلال از روئے قرآن مجید و احادیث شریفہ و کتب مقدسہ بائبل یعنے توریت و انجیل و دیگر صحف انبیاء و کتب تصوف و کتب سیر اسلامیہ وغیرہ اس مین ہر امر متنازعہ متعلقہ ابحاث مذکورۃ الصدر کے فصل وار لکہدئے ہین - اس کتاب کو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی دعاوی و دلائل کی ڈکشنری یا انسائیکلوپیڈیا سلسلہ احمدیہ کہا جاوے تو غلط نہ ہوگا - مصنف ممدوح نے اس عسل کو ۶۲ کتب تفاسیر اور ۲۸ کتب احادیث اور ۱۰۱ دیگر کتب متفرق سے رس چوس کر نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے اور خدا کے فضل سے چونکہ مصفّٰی ہی تہا ہر ایک طبقہ کے سلیم الفطرتون نے اس کو پسند کیا - آزمایا اور میرے جیسے ناواقف نے تو اس کو پیٹنٹ سمجہہ کر دوسرے مریضون کو استعمال کرایا تو واقعی شفاء للناس ہی پایا - خدا مصنف موصوف کو اسکی نیک سے نیک جزا دارین مین عطا فرماوے - یہہ کتاب ہر ایک مبتدی کو جو بالکل احمدیت سے ناواقف ہو منتہی بنا دیتی ہے اور منتہی کیلئے تمام ذخیرہ مسائل متنازعہ فیما بین احمدیت و غیر احمدیت متعلق دعوے مسیحیت و مہدویت کا ایک جگہ جمع کر دیتی ہے - کتاب ہذا پہلی مرتبہ جسقدر چہپی وہ بہت جلد ہاتہون ہاتہہ اُوٹہگئی اور قریباً تین چار سال سے اسکا ایک نسخہ بہی عنقا صفت ہوگیا تہا - احباب کی خواہش اور سلسلہ کی ضرورت نے مصنف کو دوبارہ طبع کرانے پر توجہ دلائی تو آپ نے کامل نظر ثانی کے بعد جسکو وہ اڈیشن اول کی طبع کے وقت سے ہی کر رہے تہے اسکو زیادہ مصفّٰی کرلیا ہے اور کاتب کو لکہنے کے واسطے بہی دیدیا ہے - خدا تعالےٰ جلد اس ترکیب ثانی کے عسل مصفّٰی کو مشتریان قدردان کے ہاتہون مین پہونچائے - اور مصنف ممدوح کو اجر عظیم فی الدارین عطا فرماوے - آمین

خبرین

مرزا حبیب علی انسپکٹر انارکلی لاہور کے قاتل کو عدالت سشن جج بہادر سے پہانسی کی سزا کا حکم صادر ہوگیا -

دہلی مین ۹ ماہ رواں کو ۱ بجے بعد دوپہر سے کسیقدر ترشح ہوا - گرمی سخت پڑرہی ہے - بارش کی سخت ضرورت ہے -

اطلاع - مطبع الحق مین جو پریسمین کام کرتے تہے - خادم کے لاہور جانے سے وہ میری غیر حاضری مین کام چہوڑکر چلے گئے اسلئے اخبار وقت پر نہین نکل سکا - اب پریس مینون پر جنہین پیشگی روپیہ کام کے واسطے دیا ہوا تہا - استغاثہ جات دائر کئے ہین - ناظرین سے معافی چاہتا ہون - کہ امر مجبوری سے اخبار مین تاخیر ہورہی ہے - انشاءاللہ جلد انتظام ہوجائیگا -

مدیر الحق

مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر انجمن اہلحدیث

براہین احمدیہ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفر ان و سائنس دانوں کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں ملاحظہ کرنا چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شائق ہوں۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے قیمت بے مجلد للعہ ر

سرمہ چشم آریہ۔ قانون قدرت کس کو کہتے ہیں۔ اس کی مفصل بحث مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و نقلی جواب دینے کیلئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی ۱۲ ار مجلد ۱۴ ر

شدہی کی اشدہی آریوں کی زبردست اور مرتد شدہیوں کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دینی مذہب کو سچا ثابت نہیں ہوئی۔ آریوں کی کتابوں پر یہ ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آج تک اس کا جواب نہیں ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۲ ر

انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱ ر

نظم الامام۔ آریوں کے لیے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

تسلیم دعوت آریہ عیسائی و اسلامی توحید یعنی خدا تعالیٰ کی تلاش۔ فرشتوں کا عرش و انسان کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ ر

اسلام کا مسئلہ اسلام و مہرپان کا جواب ۱۲ ر

پیغام صلح۔ آریوں سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ قیمت ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاری میں قیمت ۱۲ ر

تیغ صابریہ بر عقائد آریہ۔ آریوں کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۱۲ ر

چشمہ معرفت۔ آریوں کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ۱۲ غیر مجلد ۱۲

رسالہ گوشت خوری آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی و عقلی و نقلی و علمی ثبوت ۲۰ ر

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۶ ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگد مبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۵ ہزار روپیہ شائع کی تھی جس کا آج تک جواب نہیں ہوا۔ دو جلدوں میں قیمت ہر دو مجلد ۱۲ غیر مجلد ۱۲

حدوث مادہ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ہی آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۱ ر

سفرنامہ روم و شام و مصر علامہ شبلی نعمانی۔ قیمت فی جلد ۱۲ مجلد ۱۲

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ علامہ حسن یہ تمام اخلاقی رسائل ہے۔ عالی جناب مولوی نواب صدرالدین

بیسوں ... کی تصنیفات سے ہیں جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہیں۔ تینوں کی قیمت صرف ۲ ر

ذوالفقار علی بر گردن دیانتی۔ غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۱۰۰ روپیہ قیمت ۳ ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے دوسرے نعرہ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت ار فی روپیہ ۲۰ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس میں مسیحیت کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدائش عالم اس رسالہ میں دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدائش ثابت کر دی ہے قیمت ۲ ر

سوہن منگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۲ ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۱ ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی درگو رشنا نند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانوں سے راولپنڈی میں پوچھے تھے۔ قابل دید قیمت صرف ار

وید کے ظہور میں غلطی مضمون نام سے ظاہر قیمت صرف ار

دہرم پال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر